اظہار انکار المنکرین

من

صلاۃ المحبین

تالیف لطیف ۔ مولانا محمد بخش حلوائی علیہ رحمہ
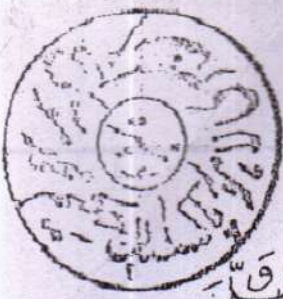
صحابہ کرام اولیائے عظام اور عاشقانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کے تصنیف کردہ درودِ پاک کے منکرین کے جواب میں رسالہ

اظہارِ انکار المنکرین

من

صلوٰۃ المحبین

تالیف لطیف

حضرت مولانا مولوی محمد نبی بخش حلوائی قدس سرہ العزیز

مؤلف تفسیر نبوی

مکتبہ نبویہ : گنج بخش روڈ۔ لاہور

نام کتاب : اِظہار انکار المُنکرِین من صلوٰۃ المحبّین

نام مؤلف: مولانا محمد نبی بخش حلوائی مولف تفسیر نبوی پنجابی

موضوع: درُود پاک کے فضائل وافادات

ناشر : مکتبۂ نبویہ، گنج بخش روڈ. لاہور

طابع : الکتاب پرنٹرز، لاہور

قیمت : . . . . ۲ روپے

40975

نام کتاب : اِظہارِ انکار المُنکرِین من صلوٰۃ المحبّین

نام مُؤلّف: مولٰنا محمد نبی بخش حلوائی مولّف تفسیر نبوی پنجابی

موضوع: درُود پاک کے فضائل و افادات

ناشر : مکتبۂ نبویّہ، گنج بخش روڈ، لاہور

طابع : الکتاب پرنٹرز، لاہور

قیمت: ۲ روپے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؛

اَمَّا بَعْدُ اہلِ اسلام پر یہ مخفی نہ رہے کہ ان دنوں میں ایک رسالہ مسمّیٰ بہ رسول کریم کی زیارت مؤلفہ مولوی احمد سعید صاحب دیوبندی مصدقہ حافظ عبدالرحمٰن گمتانوی ضلع گوردا سپور دیکھنے میں آیا ہے جس میں مؤلف نے فضائل درود شریف کی آڑ میں کچھ زہر اُگلا ہے جس نے اس کی سعی مشکور کو نامشکور کر دیا ہے۔ افسوس کہ مسلمانی کا دعوٰے کرنا اور درود مستغاث جیسے مقبول و مروج درود کی سند طلب کرنا حضور اقدس کے دربارِ عالیہ میں کس قدر سوء ادب کی علامت ہے کیونکہ آپ کے محاسن و آداب و صفات کمالیہ مسلمہ میں شک کرنا اور ان کے ثبوت کے لئے قرآن و حدیث سے دلیل طلب کرنا ناانصافی اور شانِ مومن کے خلاف ہے چنانچہ موقعہ پر ثابت کیا جائے گا کہ درودِ تاج مستغاث وغیرہ میں حضورِ اقدس کے صفاتِ حمیدہ و عظمت شان کا ذکر ہے اور بس۔ مگر مؤلف مذکور درود مستغاث کی سند طلب کرتا ہے اور درود تاج وغیرہ پڑھ کر اپنے آپ کو مستحق وعید شدید بنا رہا ہے اور دوسروں کو مسلّمہ درود خوانی سے ہٹا کر اپنے رنگ میں رنگنا چاہتا ہے۔ چنانچہ رسالہ مذکور کے صفحہ ۷ میں لکھتا ہے۔ جس کا ملخص حسب ذیل ہے

۱ : افضل درود وہی ہے جو احادیث میں مذکور ہو۔

۲ : یا کم از کم کسی نیک اور بزرگ آدمی کا آزمودہ ہو۔

۳ : الفاظ ممنوعہ سے پاک ہو۔

۴ : جب تک ہم کو رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وظائف اور دعائیں ملیں کسی دوسرے کا وظیفہ گو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ اور افعالِ سعیدہ پر مشتمل کیوں نہ ہوں ہرگز نہیں پڑھنا چاہیئے بعض لوگ درود ہزارہ و درود لکھی اور درود تاج کی تسبیحاں بکثرت پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت ثواب کمایا ہے مگر یہ سب من گھڑت وظیفے اور ان کا صحیح احادیث میں کوئی تذکرہ نہیں۔

۵ : درود تاج پڑھنا بعض شرک کہتے ہیں اور بعضے اُسے دار و مدارِ نجات سمجھتے ہیں لا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنفُسِنَا)

۶ : میرے نزدیک غیروں کے تصنیف شدہ درود اور وظائف کو ایک لاکھ بار پڑھنا حضور کے بتائے ہوئے درود کے ایک دفعہ پڑھنے کے برابر بھی نہیں۔

۷ : درودِ لکھی اور درودِ تاج بکثرت پڑھنا اور امیدِ ثواب رکھنا لاحاصل ہے کیونکہ وہ بے سند ہیں۔

۸ : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنی رائے سے کسی دعا اور درود تعیین ثواب نہیں کر سکتے۔

۹ : درود خوانی کے لئے طہارت شرط نہیں اگرچہ جنبی ہی ہو۔ بلا کراہت جائز ہے

۱۰ : اب وقت اختلاف نہیں سب متحد ہو جاؤ (یعنے رافضی خارجی وہابی غیر مقلد نیچری شیعہ، مرزائی، دیوبندی و اہلسنت والجماعت سب ایک ہو جاؤ۔)

جواب :-

یہ ٹھیک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے وظائف افضل ہیں اس لئے کسی مسلمان کے لئے یہاں جائے انکار نہیں، مگر آپ بتائیں کہ افضل درود ابراہیمی مخصوص بہ تشہد کی موجودگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس درود پر تمام خلائق کے اعمال کا ثواب حاصل ہونا فرمایا ہے اسی رسالہ میں ایک حدیث مذکور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر روز صبح ایک ایسا درود پڑھتا ہے جس کے

باعث تمام مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب حاصل کرتا ہے آپ نے یہ درود شریف فرمایا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِی
اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ
نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اس درود کی برکت سے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو
اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا۔ اس عزت افزائی پر صحابہ کرام
متعجب ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہ درود شریف شخص مذکور کا اپنا تالیف کردہ تھا جس پر
اس قدر تقرب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام حاصل ہوا

اگر موجودگی درود شریف ابراہیمی دوسرے لوگوں کے بنائے ہوئے درود
کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوتے تو آپ ضرور اس شخص کو ایسا درود شریف پڑھنے کی ممانعت
فرما دیتے اور اس کو کبھی یہ شرف قبولیت حاصل نہ ہوتا اور تمام مخلوق کے اعمال حسنہ
کے برابر ثواب ملنے کی بشارت نہ ملتی۔ الغرض جس قدر تعدادی الفاظ درود شریف میں
ہوں گے اسی قدر مُصلّی کو زیادہ ثواب حاصل ہوگا۔ اسی طریقہ خیر پر بعض صحابہ کرام
و دیگر اولیائے عظام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی اچھے اچھے درود شریف ایجاد کرنے
شروع کئے تاکہ سعادت دارین حاصل کریں۔ اب دیوبندی گنگالوی بتائیں کہ کس درود
شریف پر مصلّی مذکور بالا نے شرافت حاصل کی۔ ہاں درود ابراہیمی مخصوص بالتشہد ہے
ہم بھی وہاں اسی کو افضل سمجھتے ہیں اور ہر جگہ اپنے فرمائے ہوئے درودوں پر ہی مامور
نہیں فرمایا۔ ہاں ان کی افضلیت میں کسی کو شک نہیں مگر باوجود اس کے اور درود
بھی افضل ہیں جس سے منکرین جل کر راکھ ہو جاتے ہیں، یہ محض گنگالوی کی دھوکہ دہی
ہے کہ ہر جگہ وہی درود شریف پڑھا جائے جو آپ نے فرمایا ہو۔ بہر حال درود شریف
مذکور اس شخص کا اپنا ایجاد کردہ تھا اسی واسطے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں، کہ جب آپ پر درود شریف بھیجو تو بہت اچھے! صیغوں میں بھیجو۔ کذا فی التکشف النور
اسی قول کے مطابق درود تاج درود مستغاث و لکھی وغیرہ درودوں میں بڑے

بڑے عجیب صیغے ہیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ صفات وافضل محاسن پر مشتمل ہیں، مگر لیلیٰ را بنظر مجنوں باید دید۔ اور دیوبندیوں کے امام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ گاؤں کے چودھری کے برابر ہے، اور افسوس یہ کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشریت میں عوام کے برابر ومساوی سمجھتے جائیں اور آپ سے برابری کا دعویٰ کریں۔ اور دوسروں کے مؤدبانہ اور عاشقانہ درودوں کو حضور کے فرمائے ہوئے درودوں سے لاکھوں حصے کے برابر بھی نہ سمجھیں حالانکہ یہ لوگ آپ کی عظمت بڑے بھائی کے برابر جانتے ہیں۔ اب سوچیے چھوٹے بھائی کا مرتبہ بڑے بھائی کے قریب قریب ہوتا ہے جیسے امام حسن وحسین، نیز حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام میں باہم نسبت اخوت ہے۔ ویسے ہی دیوبندیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمسری ہے۔ (معاذ اللہ) بلکہ حسب تحریر صراط مستقیم ص ۳۴ ان پر وحی باطنی اترتی ہے اور احکام شرعیہ نازل ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام انکے شاگرد اور انکے ہم استاذ اور محقق بھی ہیں۔

تقریر بالا سے دیوبندیوں کا عقیدہ ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ لحاظ بشریت ہمارے برابر ومساوی ہیں مگر آپ کے کلام میں مؤلف رسالہ نے دوسروں کی بہ نسبت دیکھو، کتنے مدارج کا فرق مانا ہے باوجودیکہ مؤلف نے حضور کی ذات بابرکات کو مولوی رشید احمد وخلیل احمد وغیرہما کی روش کے خلاف ص ۴۹ پر بے مثل وبے نظیر مانا ہے۔ نیز سرور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ بھی مانا ہے، جب آپ انبیاء علیہم السلام کے بھی سردار ہیں تو عوام میں مساوات و برابری کے کیا معنے۔

سوال:- آپ بتائیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حوا علیہا السلام کے مہر کی ادائیگی میں کونسا درود شریف پڑھا تھا، اگر وہ ان کا ایجاد کردہ درود مقبول تھا تو دوسروں کے ایجاد کردہ درود بھی مقبول ہیں یا نہیں۔

سوال: محدثین امام بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہم کتب احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی ونام نامی پر کونسا درود اختیار کیا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمائے

ہوتے درود کو کیوں ترک کر دیا جو اس کا جواب ہے وہی ہمارا جواب ہے اگر مؤلف کہے
کہ مخالفین کے ایجاد کردہ درود میں حرف ندا نہیں جو دیوبندیوں کے نزدیک شرک ہے
تو اس کا جواب یہ ہے جو مؤلف رسالہ نے خود لکھ دیا ہے وھو ہذا ص ۴۵

انت الذی حقا علیہ سلمت　　وحش الفلا فی کل بر مقفر
صلی علیک اللہ یا خیر الوری　　ماناح قمری بغصن اخضر

اور اس سے درود مستغاث کا جواز بھی ثابت ہو گیا کیونکہ سطور بالا میں بھی درود
مستغاث کی طرح کاف خطاب اور یا حرف ندا موجود ہے۔ اب دوسرے مسلمانوں پر
اعتراض کرنا لا حاصل ہے باقی رہا آپ کا حل مشکلات اور دافع البلا ہونا سو اس کے
متعلق مؤلف خود حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی ان کے باپ کی حکایت
نقل کرتا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا کہ تیرا باپ اگرچہ
فاسق وفاجر تھا لیکن مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجا کرتا تھا۔ مجھ کو جب اس کی مصیبت
کی اطلاع ہوئی تو میں اس کی مشکلکشائی کو آیا۔ اور جب آپ کا مشکلکشا ہونا ثابت ہو گیا
تو دافع البلاء ہونے میں کیا فرق رہ گیا۔ کیونکہ یہ لفظ قریب قریب ہم معنے ہیں۔ پس اسی
سے درود تاج کی سند حاصل ہو گئی۔

باقی رہا درودوں میں تعدادی صیغوں سے تعداد صلوٰۃ کا بڑھ جانا سو وہ بھی مؤلف
کی اسی شخص والی حکایت سے جسے اپنے ایجاد کردہ درود شریف پر تمام مخلوق کے
اعمال حسنہ کا ثواب حاصل کیا تھا ثابت ہو گیا اور اسی سے درود ہزارہ و لکھی وغیرہ کی
دلیل حاصل ہو گئی۔

"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالسَّلَامُ　　وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالدَّوَامِ"

اب ہم ان لوگوں کا جواب لکھتے ہیں کہ درود خوانی میں طہارت شرط نہیں مانا کہ فرض
نہیں مگر ادب و تعظیم سے خالی بھی نہیں اور بے طہارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بابرکت
کرنا کس قدر بے ادبی ہے شاید مؤلف شرح مائۃ عامل یا عبد الرسول بھی نہیں پڑھا
کیونکہ اسی میں ہے۔

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بسنت جائز نام پاکش بر زباں آوردنم
گرد ہن سازم وضو ز آنچشمۂ آبِ بقا

کسی اور بزرگ نے کیا خوب فرمایا۔

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اور اہلِ ادب تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام بھی بے طہارت لینا جائز نہیں سمجھتے آپ کا مرتبہ تو بہت بلند ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یاد رہے کہ ذکر بغیر تعظیم اور ادب کے بدعت ہے اور ادب و تعظیم ذکر کے لیے لازمی امر ہے منجملہ جن کے پاس پاکی اور صفائی ہے دیکھو حصن حصین شریف ص۱۹ مطبوعہ محمدی پریس لاہور۔

اور درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر جان کر خلوص دل اور نہایت ادب و احترام سے پڑھنا چاہیئے جیسا کہ مدارج النبوت میں شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ صفت باری تعالیٰ سے متصف ہیں اور تفسیر عزیزی میں تحت قولہ تعالیٰ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا کی تفسیر میں شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے اعمال نیک و بد اخلاص و نفاق و نیات و عزائم و درجات ایمانی سب کچھ جانتے

ا؎ مصنف صاحب کا عقیدہ اگر یہ ہے کہ درود خوانی معذوری کے وقت وضو غسل نہ کرے تو اور بات ہے تو اس کے لئے لازم تھا کہ معذوری کا لفظ زائد لکھ دیتا اگر وضو نہ ہو سکے تو تیمم ہی کرے، بہر حال مصنف سے فروگذاشت ضرور ہوئی کیونکہ بزرگوں کے درود شریف جو بطور ورد و ذکر پڑھے جاتے ہیں وہ لازماً طہارت سے پڑھے جاتے ہیں، ہاں اتفاقیہ طور پر انسان معذور ہو تو وہاں تیمم ہی کر لینا چاہیئے حالانکہ ایک جگہ ص۲۸ پر مؤلف خود بھی لکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور درود شریف کے لئے طہارت شرط ہے ۱۲

ہیں، نور نبوت کے ساتھ یہ خلاصہ ہے تفسیر عزیزی کی عبارت کا اور ایسا ہی مواہب لدنیہ اور انوار محمدیہ وزرقانی وغیرہا کتب دینیہ میں مذکور ہے۔ نیز شیخ دہلوی شرح مشکوۃ شریف باب تشہد میں فرماتے ہیں،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کے پاس حاضر ہیں۔ ملا علی قاری شرح شفا میں لکھتے ہیں۔ ان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت المسلمین اور مصباح الہدایت ترجمہ عوارف المعارف میں ہے، کہ حضور علیہ السلام کو حاضر ناظر جاننا چاہیئے اور طہارت بدن جامہ اور جگہ کا خیال رکھتے ہوئے درود شریف پڑھنا چاہیئے ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے جس کو تمام مخلوق کا سماع حاصل ہے، یہی حدیث مولوی وحید الزمان رئیس غیر المقلدین نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی عقائد اہلحدیث میں لکھی ہے (فقیر کے پاس موجود ہے) نیز نواب صدیق حسن بھوپالوی نے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں نمازیوں کے پاس آپ کا حاضر ہونا لکھا ہے۔

سوال:۔ بزرگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ کے فرمائے ہوئے درودوں کی موجودگی میں اپنے درود کیوں ایجاد کیئے؟

جواب:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہی درودوں کا ایجاد ہونا شروع ہو گیا تھا جس کو آپ نے بخوشی پسند فرمایا جس کی تشریح و تمثیل پیشتر گذر چکی ہے، اسی لئے صحابہ کرام عجیب وغریب صیغوں میں درود شریف ایجاد کرتے پڑھتے پڑھاتے رہتے جو بہت سی کتب درود شریف مثل دلائل الخیرات وغیرہا میں موجود ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے اذا صلیتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصّلٰوۃ علیہ الحدیث کشف الغمہ صـ۳۲ یعنے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا کرو تو اچھی طرح بلکہ بہت اچھے صیغوں میں بھیجا کرو۔

چنانچہ بزرگان دین بڑے عجیب صیغوں اور عمدہ ترین الفاظ میں درود

شریف ایجاد فرما کر سعادت دارین حاصل کرتے رہے۔ اور منکرین[1] کے دل جلاتے رہے آخر ان سے جملہ درود مستغاث و درود تاج و درود ہزارہ و درود لکھی و صد ہزاری و درود اعظم و کبریت احمر وغیرہا ہیں، اور درود ابراہیمی بلاشبہ مخصوص بہ تشہد ہے۔ جب صحابہ نے تشہد میں درود شریف پڑھنا دریافت کیا (کیونکہ وہ اسلام سے واقف تھے اور درود شریف سے ناآشنا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ مگر ہر مقام میں یہی درود پڑھنا لازم نہیں آتا۔ چنانچہ مؤلف خود اس امر کا مقر ہے۔ یعنی تشہد میں درود ابراہیمی پڑھنا چاہیئے۔

باقی رہا مقدار ثواب کا معین کرنا جیسے درود ہزارہ لکھی وغیرہا ہیں کہ چند کلمات تین بار کہنے سے دن اور رات کے وظیفے کی تعداد سے بڑھ کر ثواب حاصل ہونا خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دیکھیئے حصن حصین شریف ص ۱۶۲ مطبوعہ محمدی پریس لاہور۔ وقال علیه الصّلوٰة والسّلام لابی الدرداء الا اعلمك شیئا هو افضل من ذکر الله اللیل مع النهار والنّهار مع اللیل سبحان الله عدد ما خلق وسبحان الله ملأ ما خلق وسبحان الله عدد کل شیٔ وسبحان الله ملأ کلّ شیٔ وسبحان الله عدد ما احصی کتابه وسبحان الله ملأ ما احصی کتابه والحمد لله ملأ ما خلق والحمد لله عدد کلّ شیٔ والحمد لله ملأ کل شیٔ والحمد لله عدد ما احصی کتابه والحمد لله ملأ ما احصی کتابه۔

اسی طرح کی اور بھی چار پانچ احادیث ہیں اور حضرت محقق محدث عبد الحق دہلوی قدس سرہ العزیز نے جذب القلوب الی دیار المحبوب میں درود صد ہزاری لکھ دیا ہے اور جس قدر تعداد ہو اسی قدر آپ کو پہونچنا محال نہیں۔ دیکھو ذرہ ذرہ سے کاغذ پانچ دس روپیہ سو اور ہزار روپیہ کے ہوتے ہیں حالانکہ وزن کے اعتبار سے ان میں چنداں تفاوت نہیں لیکن تعداد کی وجہ سے مقدار قیمت میں کمی بیشی ہو جاتی ہے یہی حال درود شریف کا ہے شاید منکرین اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1] پر اعتقاد نہیں،

---

[1] اس آیت کو کاذب باری تعالیٰ کا مصداق سمجھتے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

دکھتے. درود ہزارہ دیکھی کی تعداد پران کے شکم میں درد شدید پیدا ہوتا ہے اس سے
بڑا دکر دیکھیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ تمام تعداد بیں اس سے نیچے کی ہیں. نیز قرآن شریف پڑھنے سے اول آخر
یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ
حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا پڑھا جاتا ہے اور خود مؤلف نے بھی
صد ۶۷ پر تعداد الفاظ پڑھنے سے مقدار ثواب پڑھنے کی سند لکھی ہے

بہت سے درود صحابہ و تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تصنیف
شدہ ہیں اُن کا بھی قول و فعل حجّت ہوتا ہے. جو صحابی کی ذاتی غرض سے پیدا ہو وہ بھی
حکماً مرفوع ہوتا ہے دلائل الخیرات و دیگر کتب صلوات میں اکثر وہ درود شریف موجود
ہیں. مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کے ماتحت اس میں عام گنجائش ہوگئی لہٰذا محبان
محبوب دعاشقانِ رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بے شمار درود شریف منقول
ہیں جن میں آل حضور کے محاسن وصفات کما لیہ بھرے پڑے ہیں اور یہ درود آل حضور
کے نہایت پسندیدہ ہیں جیسے قصیدہ بردہ شریف آپ نے سنا ہے اور بہت سے درود
عالم رؤیا میں آپ نے ارشاد فرمائے جو عاشقوں کے ہاتھ آئے ان سے مومنان (اہل دل) نے
نے فیض اٹھائے اور منکرین گھبرائے زیادہ شوق ہو تو کتاب مسمیٰ شفاء القلوب بالصلوٰۃ
علی المحبوب. مؤلف کاتب الحروف ملاحظہ ہو پس صیغہ ہائے متعددہ بالا سے تعداد الفاظ
سے مقدار ثواب کا پڑھ جانا خود آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہو گیا کیا اب بھی
شارع علیہ السلام کی طرف سے تعین ثواب ثابت نہیں ہوا مگر افسوس کہ منکرین کو مصداق
ینظرون الیک وھم لا یبصرون طبے بصارتی کی وجہ سے پتہ چلنے کی
امید نہیں.

یارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالسَّلَامُ ؛ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالدَّوَامِ

بقیہ حاشیہ صد سے آگے) پر تعداد کی صیغوں کے موافق ثواب پہونچنے پر عدم قدرت
باری تعالیٰ کا اعتقاد کرنا حضور سے کس قدر عداوت اور دشمنی ہے ۱۲

کچھ درود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ ہیں باقی صحابہ کرام و تابعین سے منقول ہیں ان کے علاوہ ہزارہا اولیائے کرام نے درود شریف تصنیف فرمائے ازاں جملہ درود مستغاث و درود تاج و ہزارہ وکھی وغیرہا ہیں۔ محمد نجدی نے بوجہ عداوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلائل الخیرات و دیگر کتب صلوات جلادیں تھیں اور یہ لوگ جلوا تو سکتے نہیں لہذا باتباع نجدی فضائل درود کے پردے میں عداوت کا اظہار کرکے عاشقان صادق کو درود خوانی سے روکتے ہیں آج تک کسی مسلمان کے دل میں بجز نجدیہ دیوبندیہ وہابیہ کے ان مقبول و مروج درودوں میں کوئی لفظ مشرکانہ و ممنوعہ نہیں کھٹکا کیونکہ ایسا کوئی لفظ موجود ہی نہیں، ہاں ہاں واقعی عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ الفاظ نہیں کھٹکتے بلکہ پیارے معلوم ہوتے ہیں اور اعدائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اوصاف حمیدہ سنکر جل جاتے ہیں اور انہیں ایسی عمدہ اور عاشقانہ باتیں شرک معلوم ہوتی ہیں ع

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

یارَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالدَّوَام

حضرت امام عبد الوہاب شعرانی اپنی کتاب کشف الغمہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۳۵ جلد دوم میں یوں رقمطراز ہیں: ثم اعلم ان کلما مال الی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد البحث فیہ ولا المطالبۃ بدلیل خاص فیہ فان ذلک سوء ادب فقل ما شئت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح ولا حرج۔

یاد رہے کہ درود تاج و مستغاث وغیرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و توقیر اور آپ کے صفات کما ینبغی مذکور ہیں اور ان پر سند طلب کرنا اس امر پر دال ہے کہ طالب سند کو آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں۔ اس نے اس پر سند طلب کرکے سب محدثین پر الزام عائد کردیا کیونکہ انہوں نے آپ کے اسم گرامی کے ساتھ آپ کا فرمایا ہوا درود شریف نہیں لکھا بلکہ ہر جگہ اپنا بنایا ہوا درود صلی اللہ

علیہ وسلم لکھتے رہے ایسا ہی وعظ محافل مولود شریف وغیرہ میں ہوتا رہا اور ہوتا ہے
پس صحابہ کرام سے لے کر اب تک اہلِ علم پر دھبہ لگایا۔
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالسَّلَامُ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالدَّوَام
مؤلف درود تاج کو شرک جاننے والے اور نجات کا دار و مدار سمجھنے والے
ہر دو گرد ہوں کے عقیدہ پر لاحول و تعوذ پڑھتا ہے اس سے اس کا مقصود حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علو شان سے انکار ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم
شریف پر سیدنا کا لفظ جو مصلی کے لئے اپنی طرف سے بڑھانا موجب برکت و
رحمت ہے کسی درود شریف میں مؤلف نے نہیں لکھا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو لفظ سیدنا کو شرک سمجھنا اسماعیل شاہ دہلوی کی تقلید ہے ورنہ حضرات حنفیہ کرام
کا مسلک یہی ہے کہ جس درود میں لفظ سیدنا مذکور نہ ہو مصلی اپنی طرف سے بڑھائے
دیکھو فتاوے شامی ردالمختار علی الدرالمختار فصل تشہد وغیرہ ۔
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالسَّلَامُ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالدَّوَام
مؤلف لکھتا ہے کہ آپ کا فرمایا ہوا درود ایک بار پڑھنا اور درود تاج دلکشی وہزارہ
وغیرہ دوسروں کے بنائے ہوئے لاکھ بار پڑھنا باہم برابر نہیں ہو سکتے (العیاذ باللہ)
حالانکہ خود لکھتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے
اس کو نہایت عزت و تکریم سے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا اس
پر صحابہ نے تعجب ظاہر کیا جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسوس کرتے ہوئے
ارشاد فرمایا کہ یہ شخص ہم پر روزانہ سو مرتبہ ایسا درود شریف پڑھتا ہے جو آج تک
کسی نے نہیں پڑھا۔ اس درود میں آپ کے صفات و محاسن بیان کئے گئے ہیں جس
پر آپ خوش ہوئے اور وہ شخص مورد عزت و نشان ٹھہرا کیا یہ عزت اور آپ کی خوشنودی
اس نے اپنے بنائے ہوئے درود پر حاصل کی یا نہیں اگر اس امر میں کوئی قباحت
ہوتی تو آپ فوراً فرما دیتے کہ ہمارا فرمایا ہوا درود شریف پڑھا کر اور اپنا ایجاد کیا ہوا
درود ترک کر دے۔ درود ابراہیمی میں آپ کے صفات مذکور نہیں دوسروں کے ایجاد

کردہ درودوں میں یہ امر موجود ہے۔ پس اس لیئے حضور کو یہ نہایت ہی پسند ہے۔
پس جس کو دین و دنیا کی سعادت مطلوب ہو تو وہ دلائل الخیرات و درود مستغاث
و درود تاج وغیرہ بزرگوں سے اجازت لے کر پڑھا کرے۔

اگر منکرین اس کی تاثیر سے جل مر جائیں تو ان کی پرواہ نہ کریں۔ دیوبندی وہابی
درود مستغاث تاج و لکھی و ہزارہ وغیرہ بہتر لوگوں کے بنائے ہوئے نہیں سمجھتے
یہ کس قدر جھوٹ اور دھوکا ہے، اگر بہترین حضرات کے بنائے ہوئے نہ ہوتے تو ہزارہا
محدثین و اصفیاء کرام ان کا وظیفہ نہ کرتے جن درودوں میں آپ کے صفات و فضائل
مندرج ہیں ان کو یہ لوگ حضورؐ کی عداوت سے شرک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ درود بھی اہل
ایمان کے لئے مایۂ فخر و ناز ہیں اس زبان پر رشک کرنا چاہیئے جو آپ کے بیان سے
رطب اللسان ہو۔

مثنوی غنیمت ؎

زبان کو بشغلش گشت و مساز سر دگر بر لب عیسے کند ناز

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَالسَّلَامُ ؛ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِالدَّوَامُ

مؤلف لکھتا ہے کہ بعض لوگ درود ہزارہ لکھی اور تاج کی بکثرت تسبیحاں پڑھتے اور
سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا ثواب کمایا۔ لیکن احادیث میں ان کا کہیں پتہ نہیں ہم ان کے
جواب میں اتنا عرض کریں گے کہ۔

"خدا تعالیٰ منکرین کو ہدایت نصیب کرے کہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے باز آئیں اس
کا مطلب یہ ہے کہ حضور کے فرمائے ہوئے درود کے بغیر کسی اور کا ایجاد کردہ درود و دُعا
پڑھنا فائدہ اور ثواب، سے بالکل خالی ہے یہ محض جھوٹ اور مردم فریبی ہے حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کے علاوہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا قول و فعل دلیل شرعی ہے خواہ اسکی
بنا قیاس پر ہی کیوں نہ ہو لقولہ علیہ السلام بسنتی وسنۃ الخلفاء
الرّاشدین بتمسکوا بہا اس کی شرح میں محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اشعۃ
اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ مطبوعہ نولکشور کتاب الاعتصام بالسنۃ میں فرماتے ہیں صفحہ ۱۵۰

"فصل دوم عن عرباض بن ساریة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی
وسنة الخلفاء الرّاشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضّوا
علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور الحدیث انتہی
بقدر الحاجة"

فرمایا جو زندہ رہا ہمارے بعد پس عنقریب وہ دیکھے گا بہت اختلاف پس
تم ہماری سنت اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کے ساتھ تمسک پکڑو اور
اس کو ساتھ دانتوں کے "پس لازم گیرید بر خود سنت. مراد سنت خلفا. مراد اہل رُشد
در رشاد و راہ یافتگانند و مراد از خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم خلفائے اربعہ
داشتہ اند وہر کہ بر سیرت ایشاں برود موافق سنت عمل کند حکم ایشاں وارد نہ ہر کہ
بہ ہوائے نفس خود بدعت پیدا کند. بالحقیقت سنت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ہمہ
سنت پیغمبر است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہرت
نیافتہ بود و بعد از وے در زمان ایشاں رواج یافتہ ومشہور گشتہ ومضاف بایشاں شدہ
وچوں مظنہ آں بود کہ یکے آنرا بجہت اضافت بایشاں بدعت پندارد و رد کند منکر گردد وصیت
کرد باتباع آں پس ہر چہ خلفائے راشدین بداں حکم کردہ باشند اگرچہ باجتہاد وقیاس ایشاں
بود موافق سنت است واطلاق بدعت بداں نتواں کرد چنانکہ فرقہائے زائغہ کنند پس ازاں
مبالغہ کرد در وصیت باتباع سنت"

ایک اور حدیث میں جو اسی مشکوٰۃ میں ہے فرماتے ہیں اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ
اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ پس بموجب اس حدیث کے تمام صحابی کا اقتدا ہدایت
ہے تابعین وبعض تبع تابعین کے آثار بھی کتب احادیث میں موجود ہیں. پھر انہیں بزرگواروں
سے بے شمار درود شریف اور دعائیں موجود ہیں آپ فرمائیں کہ یہ ملحق بہ سنت ہوئے یا کہ نہیں
علاوہ ان کے دیگر اولیاء اللہ وصوفیائے کرام سے بکثرت دعائیں اور درود ماثور ہیں منکرین
نے سب کو ثواب سے الگ کر دیا. درود ہزارہ بھی لکھی تاج مستغاث کو دیوبندی خود بھی درود

نام رکھتا ہے پھر جب درود ہوئے تو درود خواہ کوئی ہو ثواب سے خالی نہیں حسب مراتب
صفات اجر ضرور ملتا ہے کوئی اس رسالے کے مؤلف مولوی احمد سعید صاحب دیوبندی
سے پوچھیں کہ فضائل درود میں کئی اوراق لکھنے پر آخر میں اس انکار کی کیا وجہ تھی حالانکہ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سب میں موجود ہے اتنے الفاظ سے درود تو
ادا ہو گیا پھر ثواب جو منصوص با حادیث ہے کیوں نہ ملے گا ان درودوں سے انکار کرنا
گویا احادیث و فضائل درود سے انکار ہے جو لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور کے فرمائے
ہوئے درودوں کے علاوہ کوئی اور درود پڑھنا بے سود ہے یہ محض مردم فریبی ہے۔

حضور فرماتے ہیں مشکوٰۃ شریف کتاب العلم فصل اول میں ص ۲۵ ہے۔ عَنْ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ
اللّٰہِ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سنّ فی الاسلام سنۃ حسنۃ
فلہ اجرھا و اجر من عمل بھا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شیئًا
ومن سنّ فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا و وزر من عمل
بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شئی رواہ مسلم

یعنے جو شخص کوئی نیک عمل یا طریقہ اسلام میں جاری کرے تو اس شخص کو اپنے ایجاد
کرنے کا ثواب ملے گا اور جس قدر لوگ اس کی پیروی کریں گے قیامت تک۔ اس کو اُن کے
برابر بھی ثواب ملے گا اور عمل کنندگان کا ثواب بھی کم نہ ہوگا، اس حدیث کے ماتحت حضرت
صدیق اکبر و دیگر صحابہ کے ثواب مقرر کرنے کی حاجت ہی نہ رہی، چنانچہ نماز تراویح
بیس رکعات بجماعت سنت عمری ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اذان جمعہ میں خطیب
و جمع قرآن عمل عثمانی ہے علیٰ ہذا القیاس بہت سے اعمال خیر اکابر امت نے خدمت اسلام
کی غرض سے ایجاد کئے تو کیا یہ سب امور نعوذ باللہ مردود ہی ٹھہریں گے۔ اس صورت میں
ان دیوبندی وہابی کو قرآن شریف بھی اور ہی لانا چاہیے جو جمع کردہ عثمانی نہ ہو کیونکہ حضور
کے برابر دوسروں کا جمع کردہ قرآن کچھ حیثیت نہیں رکھتا بقول منکرین۔

غور کرنا چاہیے کہ درود ہزارہ و درود لکھی و تاج وغیرہ قصیدہ بردہ و دلائل الخیرات
و دیگر کتب ادعیہ و صلوات سب نیک اعمال ہیں اور ان کے ایجاد کنندگان متبع عالمین ثواب

ہیں جس طرح کہ محدثین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی پر اپنا ایجاد کردہ درود شریف لکھ کر مثاب ہوتے ہیں دیوبندیوں کو خدائے تعالیٰ ہدایت نصیب کرے کہ درود فضائل کے رنگ میں ایسے فریب دہی کے ڈینگ نہ نکالیں۔

پھر لکھتا ہے کہ کسی نیک آدمی کا ایجاد کردہ وظیفہ ہو تو اس کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، مؤلف نے جب نیک آدمیوں کے درود تجربہ شدہ حضور کے احادیث والے ہر درودوں کے برابر مساوی کر رہا ہے تو کیا درود تاج و لکھی و ستنات وغیرہا کا آخر تک کسی نیک آدمی نے تجربہ نہیں کیا، پس یہ بھی بدظنی ہے مؤلفین صلوٰۃ پر حالانکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخیر زمانہ میں کچھ لوگ نہیں ایسے مسائل سنائیں گے جو تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنیاں ہونگے، پس تم ایسے لوگوں سے پرہیز کرنا تاکہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کذا فی المشکوٰۃ۔

کتاب مفتاح المدد فی الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وسلم السید میں چار فصل ہیں فصل اول میں وہ درود شریف مذکور ہیں جو حدیث سے معلوم ہوئے۔ فصل دوم میں جو آثار صحابہ سے فصل سوم میں جو تابعین اور تبع تابعین سے پائے گئے۔ فصل چہارم میں مؤلف کتاب کے ایجاد کردہ درود شریف ہیں۔ پس مؤلف رسالہ کا قول کہ آپ کے فرماتے ہوئے درود شریف کے بغیر دوسروں کے درود لاکھ سے زائد بھی ہیچ ہیں مطلب یہ کہ جس قدر درود شریف ایجاد کردہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و دیگر اولیاء اللہ کے تصنیف شدہ ہیں یہ بیکار ہیں، ایسے درود نہ پڑھنے چاہئیں یہی غرض ہے۔ مؤلف رسالہ دیوبندی گمتاوی کی کہ لوگ دلائل الخیرات و درود ستنات و لکھی و تاج و ہزارہ وغیرہ نہ پڑھیں مگر جب بعد نماز یا وعظوں میں درود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ یَا رَسُوْلَ اللہِ پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ درود دم کٹا ہے کہ اس میں ذکر آل نہیں۔

مؤلف نے باب پنجم کے صفحہ ۶ میں ایک درود لکھا ہے جس میں آل کا ذکر نہیں حالانکہ اس درود سے تمام مخلوق کے اعمال صالح حسنہ کے برابر ثواب ملتا ہے جیسا کہ گذرا ہے درود تشہد میں اگرچہ ذکر آل ہے مگر سلام نہیں حالانکہ قرآن مجید میں دونوں ماموربہ اللہ

ہیں اسی لیئے ثابت ہوا کہ درود ابراہیمی ہی افضل ہے سو ہم بھی نمازوں میں اس کو افضل
سمجھتے ہیں ہر جگہ اس کو مخصوص کرنا اور دوسرے درودوں سے روکنا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے عداوت ہے کیونکہ دوسرے درودوں میں حضور کے عاشقوں نے حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف و معجزات و محاسن نہایت ذوق شوق سے بیان فرمائے
ہیں۔ جو آپ کو نہایت پسند ہیں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور پر
درود بھیجو تو بہت اچھا درود بھیجو جیسا کہ عنقریب ذکر ہوا۔ پس حدیث سے معلوم ہو گیا
کہ آپ کی شان میں چیدہ چیدہ اور اچھے اچھے الفاظ سے درود پڑھے جائیں اسی واسطے
صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک درود اور دعائیں ایجاد کرتے چلے آئے اور
نہایت بڑے بڑے درجات و برکات حاصل کرتے رہے۔ منجملہ جن کے درود مستغاث
دلائل الخیرات وغیرہ کتب درود تصنیف ہیں اور بڑے بڑے مشائخ کے معمول ہیں درود
ہزارہ کی تعریف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب نکات الحق اور جذب القلوب
سے ملاحظہ ہو نکات الحق مطبوعہ احتشامیہ مرادآباد صـ۵ میں ہے۔ "وایں فقیر تصور
اجزائے عالم و ذرائر آں را در خیال دیگر نیز میکند چوں ایں درود میخواند اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ
اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ"۔

"اولاً وجود خود را ذرہ ذرہ میسازد تصور میکند بر مثال اجزائے لاتتجزی کہ ترکیب
جسم ازاں است و بعد ہر ذرہ ازیں ذرائر و درود میشمارد چنانچہ مضمون دست
بعد ازاں مسجد و خانہ و کوچہ و شہر و اقلیم و زمین و آسمان مراد ہر چہ در عالم است تجزیہ
میکند و بعد دہر جزو درود میشمرد عجائب ذوقے و برکتے و عظمتے پیدا میگردد و بعد دہر
ذرہ ذرہ نورے و برکتے سے یابد کہ زبان از تقریر آں عاجز و قاصر است"
اب مسلمان غور فرمائیں کہ درود ہزارہ میں کس قدر برکتیں اور رحمتیں بھری ہیں ۱۲ـلہ

لہ مؤلفین کتب درود شریف میں اول وہی درود نقل کرتے ہیں جو حضور نے فرمائے۔ مگر
دوسروں کے درودوں سے بغیر تجربوں کے کسی نے نہ روکا۔

مشائخ کرام و محدثین عظام کا معمول رہا ہے اور منکرین کو دیکھئے کہ کس قدر درود شریف سے عداوت رکھتے ہیں اور مسلمان کو دھوکا دیتے ہیں یہ حال ہے منکرین دیوبندیوں کا سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ☆ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

شکر ہے خدا کا ہم کو زمرہ منکرین سے دور رکھا اور زمرہ مومنین مشتاقین میں داخل فرمایا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور حق تبارک و تعالیٰ سورہ ن والقلم میں ولید ابن مغیرہ کی بابت فرمایا ہے مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ پس گنگوہی صاحب بوجہ عدم بصیرت کے اس وعید شدید میں داخل ہوئے یعنے جو چیز زمین و آسمان و تمام عالم میں ہے سب کے ذرے ذہن نشین کر کے درود پڑھتا ہوں تو کیا لذت اور فرحت حاصل ہوتی ہے اور ہر چیز کے تعداد کے موافق درود بھیجتا ہوں تو ایک عجیب ذوق اور شوق اور برکت اور عظمت پیدا ہوتی ہے اور بیشمار ہر ذرہ کے ایک نور و برکت پاتا ہوں کہ جس کے بیان سے زبان عاجز و قاصر ہے بفحوائے حدیث مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کے ماجور من اللہ ہیں اور تمام مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب درود ایجاد کردہ سے حاصل ہونا مؤلف نے بھی مانا ہے۔ پس دیوبندی گنگوہی کی غرض بجز چند درودوں کے تمام درودوں سے سدباب کرنا ہے لہٰذا بعض درودوں کو شرک اور بدعت اعتقاد کرتے اور بعض کو ممنوع جیسا کہ مؤلف نے بھی لکھ دیا کہ الفاظ ممنوعہ سے پاک ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعی حضور کے بعد جو درود اور دعائیں ایجاد ہوئیں، شرک اور بدعت ہیں۔ پایا کہ ان لوگوں کی حضور سے عداوت ہے اور عداوت کیوں نہ ہو کہ بجز چند درودوں کے جو تیرہ سو سال سے جس قدر درود تالیف ہوئے اور بے شمار لوگ ان سے فیض یاب ہو گئے اور ہو رہے ہیں سب کو نفی کی لڑی میں پرو دیا۔ اور آپ کے صفات اور معجزات سے منہ پھیرا، اور درود شریف کے فضائل کی آڑ میں یہ داؤ لگایا حالانکہ یہ درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت پسند ہیں اور بہت سے درود آپ نے عالم رؤیا میں ارشاد فرمائے جو مثل حدیث ہیں اور بہت سے درود بزرگان دین نے پتھروں پر لکھے ہوئے

جائے۔ باقی رہا ان کا یہ عقیدہ باطلہ کہ یہ درود حدیث سے ثابت نہیں ہوتے۔ سو مؤلف
کے اس فریب سے مسلمان دھوکہ نہ کھائیں معاذ اللہ اگر یہ درود شرک اور بدعت ہیں
تو مؤلف خود بھی اس شرک و بدعت سے نہیں بچا۔ کیونکہ ختمات و وعظ کی مجلسوں میں
حدیث والا درود نہیں پڑھتے اور کتاب احادیث کے پڑھنے پڑھانے میں بھی حدیث
والا درود نہیں پڑھتے۔ پس خطبوں کا پڑھنا جو صدہا سال سے مروج ہے لہٰذا اس کے قول
کے موافق بدعت ہو جائے گا۔ صحابہ کرام سے لے کر سب کو ناجائز فعل کا مرتکب بنانا یعنی
بدعت میں گرفتار سمجھنا کس قدر شقاوت ہے۔ مگر ان سے مسلمانوں سے تعجب جو ایسے
ناپاک کلمات پر کان دھریں اور ان کی عزت کریں۔ مسلمان صحیح العقیدہ کو چاہیئے۔ کہ
ان کی طرف التفات تک بھی نہ کریں۔ پس لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت سے نہایت
پرہیز کریں اور تمام تعلقات ان سے منقطع کریں۔ تب ہی ایمان کا بچاؤ ہے ورنہ نہیں۔
اپنے محبوب حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پاک صاف بنکر گرم جوشی سے ایسے درود
کا وظیفہ رکھیں کہ مخالف خود اپنی آگ میں جل مریں۔

دیوبندیوں کا بڑا پیر نجدی سو سال سے تمام علمائے و اولیائے عظام کو کافر مشرک
و مرتد قرار دیتا تھا جیسا سید احمد بن دحلان مکی قدس سرہ العزیز نے لکھا ہے اور اگر یہ وظیفے
بدعت ہیں تو کتب تفاسیر و احادیث و تصوف فقہ و صرف و نحو وغیرہ آپ کے زمانہ
کے بعد تصنیف ہوئیں اور اعراب و مدات و تشدیدات قرآن وغیرہ سب بدعت ٹھیرے
اور یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محامد و محاسن و اوصاف جمیلہ و مکارم جزیلہ سے کان
کترا تے ہیں اور وہابیہ کے نزدیک آپ کی زیادہ صفت و ثنا شرک ہے حالانکہ ارشاد باری
تعالٰی وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ مبالغہ سے یعنے بڑھ کر آپ کی عزت اور توقیر کرنا فرض ہے
ان کے امام رشید احمد و خلیل احمد وغیرہ کی صفات بڑھ کر بیان کرنی ان کے نزدیک فرض
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کمالیہ کا بیان بڑھ کر کرنا شرک۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ اقدس میں اس شکل کا قرآن کتب تفاسیر احادیث کہاں تصنیف ہوئی تھیں
وہ بھی سب بدعت ہوئیں اور خود ان کے پیروں کی تصنیفات بھی بدعت ہوئیں یا نہیں

اب اپنے اکابر حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور ان کے والد شاہ ولی اللہ اور ان کا دادا شاہ عبدالرحیمؒ وغیرہم مشائخ کو کیا کہیں جو انہوں نے اپنے مؤلفہ کتب میں مختلف صیغوں سے بڑے عاشقانہ الفاظ میں درود لکھے ہیں۔ سب کے سب رائیگاں کر دیئے حالانکہ وہ عالم رؤیا میں حضورؐ کے فرمودہ ہیں۔ اب ان کے بڑے امام الطائفہ اسماعیل شاہ دہلوی کی سنیئے صراطِ مستقیم مطبوعہ مجتبائی کے ص۱۱ افادہ ۳ میں لکھا ہے "ازاں جملہ شدت تعلق قلب است بمرشد خود استقلالاً لا یعنی نہ باں ملاحظہ کہ ایں شخص نا دواں فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت او ست بلکہ بحیثیت کہ متعلق عشق ہمہ میگردد چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمودہ کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوتِ مرشد من تجلی فرماید مرا با و التفات در کار نیست انتہٰی۔

اس کا ترجمہ بھی وہابی کا کیا ہوا نقل کیا جاتا ہے۔ منجملہ آثار حب عشقیہ کے اپنے مرشد کے ساتھ استقلالاً دل کا تعلق شدید ہو جاتا ہے۔ یعنی نہ اس لحاظ سے کہ یہ شخص حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے فیض کا ذریعہ ہے اور اس کی ہدایت کا واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ خود مرشد ہی سے عشق کا متعلق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس طریق کے بزرگوں میں سے ایک شخص کا مقولہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے مرشد کی صورت کے سوا کسی اور لباس میں تجلی فرماوے تو البتہ میں اس کی طرف التفات تک نہ کروں گا۔

مطلب یہ ہوا کہ میں اپنے مرشد کے سوا خدا تعالیٰ کی طرف نہ دیکھوں گا۔ گویا مرشد ہی خدا ہے۔ دیوبندیوں کے امام کا یہ عقیدہ اور مریدوں کا یہ عقیدہ کہ مرشد تو بجائے خود حضرت صدیقِ اکبر و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی قابلِ التفات نہ رہے تعصب نفسانی و غرور شیطانی اس سے بڑھ کر دیکھئے۔ اسی کتاب کے ص۱۲ و ۱۳ میں لوہے اور آگ کی مثال دے کر خدا تعالیٰ جل وعلا سے اتحاد ثابت کر کے لکھتا ہے۔ پھر طالب کے نفس کامل کو رحمانی اور جذب کی موجیں احدیت کے دریاؤں کی موجیں کھینچ لی جاتی ہیں تو آنَا الْحَقّ وَلَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ سِوَى اللّٰهِ یعنی میں خدا ہوں تمام جہان کا پروردگار یعنی میرے ہر دو پہلو میں بجز اللہ کے اور کچھ نہیں آواز اس سے صادر ہوتی ہے اور یہ حدیث قدسی ہے۔ یعنی سَمْعُهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرُهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدُهُ الَّذِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلُهُ الَّتِيْ

بہشتی تھا اور ایک روایت اسی حال کی حکایت ہے، زنہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا۔ کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے ندا اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سرزد ہوئی تو پھر اشرف الموجودات جو حضرت ذات سبحانہ وتعالیٰ کا نمونہ ہے، اگر انا الحق کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں اور اسی مقام کے لوازم میں سے ہے عجیب عجیب خوارق کا صادر ہونا اور قوی تاثیروں کا ظاہر ہونا اور دعاؤں کا قبول ہونا اور آفتوں اور بلاؤں کا دور کرنا اور اسی معنے کی تصریح اسی حدیث قدسی میں موجود ہے لَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ یعنے اگر وہ بندہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور اسے دوں گا، اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور اسے پناہ دوں گا۔ اور منجملہ لوازم اس کے ایک یہ ہے کہ صاحب حال کے دشمنوں و بداندیش پر وبال اور مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے من عادی لی ولیًا فقد اذنتہ بالحرب اسی مضمون کا فائدہ دیتی ہے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۔ وَلَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی عَلَی اللّٰہِ کے مضمون کے ساتھ دم مارنے لگتا ہے سبحان اللہ حب عشقی کی کیا عمدہ تاثیر اور تجلی عمل کا کیا خوب جذب ہے کہ یہ ایک مشت خاک اس مقدس اور پاک مقام میں کس قدر چالاک ہو جاتی ہے، اور اس بے قدر مٹی نے بڑے رب الارباب کے قرب مجلس میں کیا عمدہ جائے نشست اور خوبی کا مقام پایا الخ ترجمہ صراط مستقیم مطبوعہ صـ ۱۲۲ و ۱۲۳ مطبع احمدی لاہور طبع کنندہ و مترجم بھی وہابی ہے اور اصل کتاب صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی دہلی کا صـ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ملاحظہ ہو، مؤلف لکھتا ہے دیکھئے یہ اسمٰعیل دہلوی ہے جس کی کتاب تقویۃ الایمان ہے جس پر علمائے دیوبند کی تقریظیں مرقوم ہیں۔

اب آپ بتائیں کہ درود مستغاث تاج و ہزارہ و لکھی وغیرہ کی اجازتیں جو اہل ارشاد و مرشدوں نے طالبوں کو دی ہیں اور دیتے ہیں، وہ اجازتیں خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوئیں یا نہیں کیونکہ جب اہل اللہ کو خدا کہنا جائز ہوا تو ان کی کلام کیوں کر خدائے تعالیٰ کی کلام نہ ہوگی، باوجودیکہ دیوبندیوں کے بڑے پیر رشید احمد گنگوہی نے دہلوی مذکور کی

40975

تصنیف کی تصدیق کردی ہے اور یہ لوگ اس کے کلام کو مثل وحی کے سمجھتے ہیں۔ ان صفحات
صراطِ مستقیم ص ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے مرشدوں کو دافع البلا
سمجھتے ہیں لیکن رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی و اسم گرامی کی طرف
بہ صفت منسوب کی جائے تو معاذ اللہ شرک سمجھتے ہیں۔ اس افراط تفریط سے اہلِ بصیرت
عبرت حاصل کریں۔ پھر دیکھیے شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز و خرم علی وغیرہا کی تصانیف
ملاحظہ ہوں کہ کس قدر اعمال و اذکار و ادعیہ ایجاد کرکے بزرگانِ دین کے تحریر فرمائے ہیں۔
کیا ان کی کتابیں زمانۂ اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھیں۔ یا یہ اس وقت تھے۔ کیا
انہوں نے اپنی تصانیف کے خطبوں میں بیسیوں مختلف صیغوں سے درود لکھے ہیں۔
جو سب بعینہا حضور دافع البلاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں تو ہتہ دو اور نہیں
تو کیا ہٹ دھرمی و سینہ زوری ہے کہ ان کی تصانیف تو بدعت اور ان کے مصنفین بدعتی
نہ ٹھہریں کیا وحی باطنی اسماعیلی میں یہ حکم تشریعی بھی آچکا ہے کہ یجوز لاولیائک مالا
یجوز لغیرھم ان کا امام الطائفہ صاف صاف لکھ چکا ہے بعض غیر انبیاء پر بھی جس میں
اس نے اپنے پیر اور پردادا پیر کو بھی داخل کیا ہے کہ ان پر بے وساطت انبیاء وحی باطنی
آتی ہے جس میں احکام تشریعی اترتے ہیں۔ وہ ایک جہت سے انبیاء کے پیر اور ایک جہت
سے خود متفق ہوتے ہیں۔ وہ شاگرد انبیاء بھی اور ہم استاد انبیاء بھی اور مثل انبیاء کے
معصوم ہیں۔ دیکھو صراطِ مستقیم مطبوعہ مجتبائی میرٹھ ص ۳۸ دو سطر اخیر تا صفحہ ۳۹ سطر
۱۔ ایک و بار ال تا دو سطر اخیر تا صفحہ ۴۱ سطر ۵ و ۶ صفحہ ۴۲ سطر ۲ و ۳ و ۴ گمراہی و بد دینی
کا منہ کالا کیا پھر ان کے درود بھی وحی باطنی سے ہوں گے یا نہیں۔ جب اُن پر احکام اترتے
ہیں تو درود ان کے خلاف حدیث کیسے ہوئے۔ پھر نبوت کیا کسی پیڑ کا نام ہے۔ اللہ
کی شان ہے یہ کھلم کھلا نبوت کا دعوے ہے۔ اپنے استادوں پیروں کو نبی بنانے والے
تو امام اور آئمہ شریعت و علمائے سنت اس جرم پر کہ صیغہائے درود مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کیوں کثرت کی جاتی ہے۔ معاذ اللہ بدعتی بدنام ٹھہرایا گیا یہ قہر دانی حکم صرف حضور
دافع البلاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود تاج میں ہے۔ یا خاندانِ امام الطائفہ کے

ایجادات میں ہے کہ شاہ صاحب نے قول الجمیل میں اپنے اور اپنے پیران و مشائخ کے
آداب طریقت اور اشغال ریاضت کی نسبت صاف لکھا ہے کہ ہمارے صحبت
و سلوک آموزی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے اِن لم یثبت تعیین
الآداب ولا تلک الاشغال اگرچہ ان خاص آداب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثبوت ہے نہ ان اشغال کا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ میں فرماتے ہیں
اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات و ہیآت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد
کئے۔ مولوی خرم علی مصنف نصیحۃ المسلمین نے اس کے ترجمہ شفاء العلیل میں شاہ
صاحب کا یہ قول نقل کر کے لکھتے ہیں یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات
سیئہ نہ سمجھنا چاہیئے جیسا کہ بعض کم ذہن سمجھتے ہیں اور سنیئے اسی قول الجمیل میں
اشغال مشائخ نقشبندیہ قدس اسرارہم میں تصور شیخ کی ترکیب لکھی کہ اذا غاب
الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم
فتفید صورتہ ماتفید صحبتہ جب شیخ غیب ہووے تو اس کی صورت
اپنے پیش نظر محبت و تعظیم کے ساتھ تصور کریں جو فائدہ اس کی صحبت دیتی تھی
اب یہ صورت دے گی۔ شفاء العلیل میں مولانا شاہ عبدالعزیز سے نقل کیا۔ حق یہ ہے
کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے۔ مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں صاحب
میں ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب اپنے مکتوبات میں نفس زکیہ قیم طریقہ احمدیہ داعی سنت
نبویہ لکھتے ہیں۔ دعا حزب البحر وظیفہ صبح و شام و ختم خواندن قدس اللہ العزیز اسرارہم
ہمراہ در جہت حل مشکلات باید خواندن ذرا اس صبح و شام ہر روز کے الفاظ پر بھی نظر
رہے کہ وہی التزام و مداومت ہے۔ جیسے ارباب طائفہ وجہ لعنت قرار دیتے ہیں۔
یہ اس داعی سنت نے بدعت در بدعت کا حکم دیا بلکہ اس ختم اور ختم مجددی کی نسبت انہیں
مکتوبات میں ہے۔ بعد حلقۂ صبح لازم گیرد۔ انہیں میں ہے بعد از حلقۂ صبح برائے ظلمت منوا
نمایند۔ خود امام الطائفہ کی صراط مستقیم مطبع مجتبائی میں لکھا ہے اشغال مناسبہ ہر وقت
و ریاضت ملائمہ ہر قرن جدا جدا مے باشند و لہذا محققان ہر وقت از اکابر ہر طرق

در نجدید اشغال کوششہا کردہ اند بنا علیہ مصلحت دید وقت چناں اقتضا کرد کہ یک باب از یں برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایں وقت است تعیین کردہ شود الخ للّٰہ الانصاف یہ لوگ کیوں نہ بدعتی ہوئے اور ذرا تصوّر شیخ کی خبر لیجئے جیسے جناب شاہ صاحب مرحوم سب راہوں سے قریب تر راہ بتا رہے ہیں۔ یہ ایمان تقویۃ الایمان پر ٹھیٹ بت پرستی تو نہیں۔ یا یہ حضرت شریعت باطنہ اسماعیلی سے مستثنیٰ ہیں۔

حضور دافع البلاء مانع العطاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو تو دافع البلاء کہنا تو معاذ اللہ شرک ہوا۔ اب جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی خبر لیجئے وہ اپنے قصیدہ نعتیہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم اور اس کے ترجمہ میں کیا کیا بول بول رہے ہیں بطرمے آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ کہ جائے دست زدن اند اندوہگین در ہر شدتے۔ پھر کہا جائے پناہ گرفتن بندگان و بزرگان ایشاں در وقت خوف ایشاں در روز قیامت پھر کہا نافع ترین ایشاں مردمان را نزدیک ہجوم حوادث زمان پھر کہا اے بہترین خلق خدا و اے بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسے کہ امید او دا شتہ شود برائے ازالہ مصیبتے۔ پھر کہا تو پناہ دہندہ از ہجوم کردن مصیبتے۔

اپنے دوسرے قصیدہ تعتیہ ہمزیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں، آخر حالت مادح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را وقتیکہ احساس کنند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آن است ندا کند خوار و زار شدہ باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن باینطریق اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عطائے ترا بجواہیم روز حشر اے قولہ توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن و در تست امید داشتن من آمد ملخصاً

یہی شاہ صاحب ہمعات میں زیر بیان نسبت اویسیہ لکھتے ہیں از ثمرات ایں نسبت رویت آنجماعت است در منام و فائدہ ہا از ایشاں یافتن و در مہالک و مضائق صورت آنجماعت پدید آمدن و حل مشکلات وے باآں صورت منسوب شدن۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے شاگرد رشید اور مرزا صاحب کے مرید تذکرۃ الموتےٰ میں ارواح اولیائے کرام قدس اسرارہم کی نسبت لکھتے ہیں ارواحِ ایشاں از زمین و آسمان و بہشت

ہر جاکہ خواہند میروند و دوستان و معتقدان را در دنیا و آخرت ۔ مدد گاری میفرمایند
و دشمناں را ہلاک میسازند اور دافع البلاء کس چیز کا نام ہے ۔ مرزا صاحب کے ملفوظات
میں ہے "نسبت ما بجناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میرسد و فقیر را نیاز خاص
بآنجناب ثابت است در وقت عروض عارضہ جسمانی توجہ بآنحضرت واقع میشود و سبب
حصول شفا میگردد" ذرا اس نیاز خاص پر بھی نظر رہے ۔ یہی داعی سنت نبویہ فرماتے
ہیں "التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم شد با ہیچکس
از اہل این طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست" ذرا
اس بات کے بھی بغور دیکھیے اور لفظ مبارک غوث الثقلین بھی ملحوظ خاطر رہے اس کے
یہی معنے ہیں کہ جن وانس کی فریاد کو پہنچنے والے ۔

اور سنیئے یہی نفس زکیہ فرماتے ہیں "ہمچنیں عنایت حضرت خواجہ نقشبند بحال معتقدان
خود مصروف است مغلان در صحرائے یا وقت خواب اسباب و اسپان خود بحمایت
حضرت خواجہ میسازند و تائیدات از غیب ایشاں میشود" اب تو شرک کا پانی سر سے اوپر
ہو گیا ہے ایمان سے کہیو کہ تمہارے ایمان پر کتنا بڑا بھاری شرک ہے جس پر مدد غیبی نازل
ہوئی ۔ اور یہ بات حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کے مدائح میں گنی جاتی ہے ۔ خدا کرے کہ
تو اس وقت تمہیں حدیث اعوذ بعظیم ھذا الوادی یا آیۂ کریمہ کَانَ رِجَالٌ
مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ یاد آجاوے کہ جناب مرزا صاحب اور
ان کے مدائح شاہ صاحب کا مزہ دیکھیئے آخر تمہارا امام بھوت پریت جن پری اور اولیاء
شہداء سب کو ایک ہی درجہ میں مان رہا ہے کتاب الامن والعلے ص ۱۰۹-۱۱۰ سے حال تمہارے
امام الطائفہ کا ظاہر ہوتا ہے ۔ اور کتاب صراط مستقیم اشتغال طرق مشائخ میں بھری ہوئی
ہے سند کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ سب بوحی باطنی ہیں ۔ انکار فقط درود شریف
پر ہے ۔ زہے تعصب نفسانی اور نیز شیخ محدث شاہ ولی اللہ صاحب کتاب انتباہ فی سلاسل
اولیاء اللہ میں عمل کشف القبور میں طواف قبر کا کرنا بھی تحریر فرماتے ہیں ۔ حالانکہ یہ مخصوص
کعبہ ہے ۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے درود ایجاد کردہ نہایت پسندیدہ

اور مقبول بارگاہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بلکہ شیخ اجل محدث دہلوی حضوری محمد عبدالحق قدس سرہ العزیز صاحب اپنی کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۲۴۷ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِبَقَآئِکَ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَآءً صَلٰوۃً مَقْبُوْلَۃً لَدَیْکَ مَفْرُوْضَۃً عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

حضرت شیخ مذکور نے فرمایا ہے کہ یہ صیغہ مشہور اور مسبعات عشر سے ہے اور درود وقت تابعین سے معمول حضرات مشائخ میں داخل ہے۔ حضرت شیخ اجل اکرم علی متقی نے اپنے بعض رسالوں میں اس درود شریف کی وصیت فرمائی ہے اور یہی درود فقیر کو حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے وقت وداع کرنے کے جانب مدینہ منورہ مطہرہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کی اجازت دی اور حسن خاصیت اجازت اور نفوس متبرکہ مشائخ کے بعد کچھ مجھ کو اس درود سے نور اور حضور اور خضوع اور خشوع حاصل ہوا ہے قطع نظر اس مبالغہ کے کیفیت و کمیت میں اور درودوں میں کمتر حاصل ہوتا ہے جب تک یہ درود زبان تک نہ آوے دل کو تسکین نہیں ہوتی اور یہ خاص اسرار اجازت مشائخ سے ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین کے فرمائے ہوئے درودوں میں بھی نہایت ہی برکات و لذات و مقبولیت طالبوں کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ مشائخ کرام و علمائے عظام پر بھی بزعمہم امام الطائفہ وحی باطنی نازل ہوتی ہے اور ان پر احکام شرعی اترتے ہیں۔ پس اب گنگاہوی صاحب فرمائیں کہ بزرگان دین کے تالیف کردہ درود شریف موافق حدیث کے ہیں یا نہیں۔ ذرا خود ہی انصاف سے کہہ دیں۔ پھر اور سن لیجئے یہی شیخ جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص زائرین مزار مبارک و مقیمان حجرہ مقدسہ سے یہ درود ہمیشہ روضہ مبارک کے مقابل پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ آمادہ سفر ہوا حکم آیا کہ کچھ روز

یہاں قیام کرو کہ مجھ کو یہ درود نہیر اپسند آتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اب غور کرنا چاہیے کہ مُصلّی مذکور کو اپنے ایجاد کردہ درود سے کس قدر قبولیت اور پسندیدگی حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلّم سے حاصل ہوئی۔ صاحب مؤلف تحفہ درود صہ ۳۸ میں حضرت محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حکایتاً لکھتا ہے کہ مسکین مؤلف غفر ذنوبہ نے ایک درود مسمّٰی بروضۃ الاریضیہ مشتمل اور پرمعجزات بینات جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب احادیث سے منتخب کرکے تالیف کیا ہے۔ الحمد للہ کہ مقبول ہوا۔ کیوں جی گنگوہی صاحب اوروں کے درود بھی مقبول ہیں یا نہیں اور اس سے بڑھ کر لیجئے کہ درود خوانی کے اخیر میں اولیاء کرام اور پیشوایان طریقت کو بھی شامل کر لیا کریں۔

چنانچہ یہ درود جذب القلوب کے صہ ۲۵۲ میں تحریر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّةِ الَّذِیْ اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهِ الطَّاهِرِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلَ صَلَوَاتٍ وَّاَزْكٰی وَسَلَامٍ وَاَنْمٰی بَرَكَاتٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِكَ وَزِنَةَ مَا فِیْ عِلْمِكَ وَمِلْأَ مَا فِیْ عِلْمِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَمَبْلَغَ رِضَائِكَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْهُ كَذٰلِكَ كُلِّهٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتٍ وَّاَزْكٰی سَلَامٍ وَّاَنْمٰی بَرَكَاتٍ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِ وَاَزْوَاجِ وَاَصْحَابِ كُلٍّ مِّنْهُمْ وَالتَّابِعِیْنَ وَعَلٰی سَیِّدِنَا الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمَكِیْنِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فِی الْعٰلَمِیْنَ وَسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ وَمِلْأَ مَا فِیْ عِلْمِ

اللہِ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللہُ وَارْحَمْنَا اِلٰھُنَا بِحُرْمَتِھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاشْفَعْنَا وَعَافِنَا مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَّعَاھَۃٍ وَاعْفُ عَنَّا وَعَامِلْنَا بِلُطْفِکَ الْجَمِیْلِ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن۔

شیخ نے فرمایا ہے جو کوئی اس درود کو ہمیشہ پڑھا کرے گا نجات دیوے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت نازلہ اور حادثہ سے اور مجھکو اس درود پڑھنے کی اجازت بعض مشائخ محدثین نے عطا کی ہے۔

دیکھو صاحب جذب القلوب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے درود مذکورہ پر ثواب معین کیا ہے یا نہیں؟ اور گمتالوی درود ہزارہ اور درود لکھی وغیرہ سے منکر ہے حالانکہ دیکھو یہ محدثین کے معمول ہیں دیکھو جذب القلوب صـ۲۵۱ پر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ پھر فرماتے ہیں کہ یہ درود بڑے بڑے بزرگوں سے منقول ہے۔ دیکھو گمتالوی لکھتا ہے کہ ایسا وظیفہ بھی پڑھ لیا کریں جو کم سے کم کسی نیک آدمی کا تجربہ شدہ ہو اور کسی بزرگ سے اجازت حاصل کی ہو پس درود مذکورہ کو بزعم گمتالوی نہ کسی نیک آدمی نے اس کا تجربہ کیا اور نہ کسی بزرگ نے اجازت دی، کس قدر جھوٹ ہے اور درود شریف سے عداوت ہے پھر بھی کہ اسی کتاب کے صـ۲۴۷ پر ناقلاً عن امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ درود دہ ہزاری نقل فرمایا ہے جو ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار درودوں کے پڑھنے کا ثواب درود خوان کو حاصل ہوتا ہے جس سے درود لکھی کا بھی ثبوت مل گیا اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۶ میں افضل درودوں کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

درحدیث آمدہ است اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوۃَ و بعضے از مفسران در تفسیر این آیت گفتہ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا مراد بناس مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومراد بقول حسنا صلوات بر وے است وسدی کہ از علمائے تفسیر است از جماعت صحابہ وغیر ایشان رضی اللہ عنہم نقل کردہ کہ ہر کراحق سبحانہ تعالیٰ بیان ثنا فی

وقوت تعبیر از معانی صحیح الفاظ فصیح عطا کند وبداں اظہار آیات شرف وعظمت نبوی بانشائے صلوٰۃ وتسلیمات مصطفوی نماید۔ واز سالکانِ ایں مسلک سنی وعارفانِ قدرِ ایں نعمت ہنی گروداز ممتثلانِ ایں امرِ عالی خواہد بود ومعتمد اختلاف درافضلیت بعضے صیغ صلوٰۃ ابحدیث تواند بود وبناء علیہ اکابر سلف وخلف انشائے صیغ بلیغہ وکلمات بالغہ از صلوٰۃ مطابق آنچہ ماثور است نمودہ اند۔"

یہ حدیث غالباً وہی ہے جو قبل ازیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی گئی ہے، یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت اچھے صیغوں میں درود بھیجو (کشف الغمہ) اور قولہ تعالیٰ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا سے بھی یہی مطلب حاصل ہوا کہ آپ پر اچھے اچھے صیغوں سے درود بھیجو، پس درود مستغاث ودرودِ تاج وہزارہ وتکھی ودلائل الخیرات ودرودِ اعظم وکبریت احمر وغیرہ مؤلفین آیت وحدیث دونوں پر عمل کرکے خوشنودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق ہوتے ہیں، اور مشائخ طریقت ان کی اجازت دیا کرتے ہیں۔ اور مولانا مولوی منظور احمد مؤلف مسکین ستر اللہ عیوبہ کو جو کچھ سند درود شریف کی بزرگانِ دین سے عنایت ہوئیں بواسطہ ظاہری یا بلا واسطہ ظاہری مختصراً تذکرہ ان کا موافقہ مختلفہ واجب الذکر پر کیا گیا ہے حاجت تکرار کی نہیں، بلخصاً یہ کہ سند اکثر واسطے زبدہ اکابر زمانہ آیۃ من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد ماجد حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہما اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوئیں اور بضمن اجازت وروایت کتاب دلائل الخیرات کے درود متذکرہ کتاب موصوفہ وہم کتاب ممدوحہ کو فقیر مؤلف نے آنجناب مؤلف دلائل الخیرات قدس سرہٗ بایں سلسلہ روایت کی ہے۔

تحفہ درود کو دیکھو مؤلف نے درودوں کی ایک کتاب لکھی ہے جس کی اجازتیں بزرگان دین سے نقل فرماتے ہیں کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نیک آدمی تھے یا نہیں جیسا کہ گمٹالوی نے لکھا ہے کہ کم از کم کسی نیک آدمی کی اجازت ہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ کتاب دلائل الخیرات ودوسرے درودوں کی اجازتیں محدثین اور صوفیائے کرام و اولیائے عظام سے ثابت ہوئیں، نیز درود ہزارہ ودرود مستغاث ودرود تاج ودرود

حصنِ حصین و دلائل الخیرات وغیرہما کی اجازتیں حضرت شاہ صاحب سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی محدث علی پوری اور حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب مشرقی علی پوری وغیرہما بھی اجازتیں مریدوں کو دیا کرتے ہیں اور صاحب دلائل الخیرات نے منزل روز جمعہ کی فضیلت میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ ذیل ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ہو اللہ تعالیٰ کا اُن پر اور سلام جو شخص پڑھے اس درود کو ایک بار تو لکھے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس درود خوان کے ثواب حج قبول کا اور ثواب اس شخص کا کہ اس نے آزاد کیا ایک شخص کو اولاد اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ اُسے میرے فرشتوں ایک بندہ میرے بندوں میں سے کہ اس نے زیادہ درود پڑھا ہے میرے پیارے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سو قسم ہے مجھے اپنے عزت اور جلال کی اور بخشش کی اور اپنی بلندی کی کہ البتہ دوں گا میں بدلے ہر ایک حرف کے اس نے درود بھیجا محل بہشت میں اور وہ بندہ اُٹھے گا میرے پاس لوائے حمد کے نیچے اس حالت میں کہ روشنی اس کے ہاتھ کی چودھویں رات کے چاند کی اور ہتھیلی اس کی ہتھیلی میں میرے پیارے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو گی یہ ثواب اُس شخص کے واسطے ہے جو پڑھے اس درود کو ہر جمعہ کے دن اس واسطے یہ بزرگی اور یہ ثواب ہے اور اللہ بڑی بزرگی والا ہے۔ دیکھو انہی صاحب دلائل الخیرات نے روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے کیا خبر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بیداری میں فرمایا ہے یا ان کو کوئی حدیث ملی ہو۔ دیوبندی اپنے پیروں مرشدوں پر تو وحی اتارتے ہیں۔ اور احکام تشریعی کا نزول مانتے ہیں۔ مگر یہاں ضرور تردد ہو گا کیونکہ اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت ہے۔

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ دیوبندی ایک نیا فرقہ نکلا ہے۔ جو مدرسہ دیوبند سے تعلیم پا کر وہابی بن گئے اور بناتے ہیں اور دھوکہ دینے کو حنفی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ بعض اعمال ان کے موافق حنفیہ ہیں۔ مگر عقائد ان کے نہایت گندے ہیں۔ ہم نمونۃً چند واقعات لکھتے ہیں۔

دیوبندیوں کے بڑے پیرومرشد مولوی خلیل انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی میں لکھتے ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کی بنیاد ۱۳۰۶ھ میں مولوی خلیل احمد اور رشید احمد سے قائم ہوئی اور مولانا مولوی عبد السمیع صاحب رام پوری کی مصنفہ کتاب انوار ساطعہ فی مولود و فاتحہ کی تردید میں خلیل احمد مذکور نے رسالہ براہین قاطعہ جس میں خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن الوقوع امکان نظیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شیطان کا علم آپکے علم سے زیادہ اور آپکے مولود شریف کی مجلس کنہیا کے جنم کے مشابہ اور آپ تمام بنی آدم سے بشریت میں مساوی اور آپ ہمارے بڑے بھائی ہیں اور فاتحہ خوانی برہمنوں کے اشلوک کی مانند ہے، اور آپ نے اردو بولنا علمائے دیوبند کے تعلق سے حاصل کیا اور مفتیان حرمین شریفین کا فتوے غیر معتبر ہے اور حرمین شریفین سے دیوبند افضل ہے، ایسے گندے مسائل درج دیکھکر بغرض اعلائے کلمۃ اللہ عارف نوری حضرت فاضل قندھاری ابو عبد الرحمن سیدنا مولانا مولوی روشن ضمیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قدس سرہ العزیز نے بہاولپور میں جہاں مؤلف براہین قاطعہ اول عربی مدرس تھا ایک زبردست مناظرہ کے بعد شکست فاش دی، آخر بکمال ذلت و رسوائی ریاست سے نکالا گیا پھر اس نے مولوی رشید احمد سے ملکر حرکت مذبوحی کی تو فاضل جلیل موصوف نے دونوں کی بیخ کنی کر کے تحریرات مناظرہ کو اول سے آخر تک قلمبند کر کے کتاب مسمّٰی بہ تقدیس الوکیل[1] عن توہین الرشید والخلیل تالیف فرما کر بتصحیح مولٰنا مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکہ معظمہ واستاذ علمائے ہند وبتصدیق حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم و مغفور و بشہادت و مواہیر علمائے حرمین شریفین مکمل فرما دی جس سے حضرت فاضل موصوف کی تبحر علمی اور مخالفین کے عناد و کج فہمی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے، علمائے ربانیین نے بنظر احقاق حق مؤلف براہین مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور اس کے مصدق مولوی رشید احمد اور ان کے متبعین کو اسلام سے خارج تحریر فرمایا۔

---

[1] یہ کتاب جس میں مناظرۂ بہاولپور مابین علمائے دیوبند اور علمائے اہلسنت کے ہوا تھا، کی مفصل روئیداد ہے، حال ہی میں از سر نو طبع کرائی گئی ہے جو مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور سے مل سکتی ہے۔ ادارہ

آداب درود شریف

شرح شفا قاضی عیاض میں آیا ہے کہ لفظ سیّدنا جن درودوں میں نہیں آیا اُن میں اپنی طرف سے بڑھانا جائز ہے یا نہیں۔ اس میں علما کا اختلاف ہے اور ادب وافضل بڑھانا ہے۔ پس برعایت ادب کے بڑھانا اچھّا ہے۔ اور برعایت امتثال کے نہ بڑھانا اچھّا ہے۔"
الیٰ قولہ اور شامی نے ردالمختار حاشیہ درالمختار میں لکھا ہے کہ لفظ سیدنا کا لانا افضل ہے چنانچہ ابن طہرہ نے کہا اور اسی طرح صاحب درالمختار نے فتوٰے دیا۔ کیونکہ اس میں جس کا ہم کو حکم ہوا ہے عمل کیا جاتا ہے۔ اور زیادہ کرنا اس چیز کا حقیقتاً عین ادب ہوا افضل ہے ترک کرنے اس کے سے۔

فقیر کاتب الحروف قصوری حضوری روشنضمیر ہادیناو مولانا حضرت غلام دستگیر ہاشمی صدیقی قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپ سے اپنے افلاس و محتاجی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا درود شریف بہت پڑھا کر اس نے عرض کی کہ جناب درود تو میں پڑھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کس طرح پڑھتا ہے۔ تو اس نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ الخ تو آپ نے فرمایا اب اس طرح پڑھا کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الخ یعنے لفظ سیّدنا حضور کے نام نامی اسم گرامی پر بڑھایا کر بعض عالموں نے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درودوں میں لفظ سیّدنا مذکور نہیں بڑھایا اس کا مطلب یہ ہے کہ تحریر میں ویساہی رکھا جیسا آپ نے فرمایا یعنے بغیر لفظ سیّدنا کے مگر پڑھنے میں رعایت ادب و تعظیم بڑھانا لازم ہے جیسا کہ فاضل مذکور نے دلائل الخیرات میں فرمایا ہے۔ نیز یہ یاد رکھیں کہ اثنائے دلائل الخیرات میں جہاں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یا دوسرے انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم السلام کا نام نامی آوے اور اس کے اول اگر لفظ سیدنا مکتوب نہ ہوتا ہم پڑھنے والا سیدنا کا لفظ از خود بڑھا وے کہ اس ادب اور تعظیم سے نہایت قرب و وصول حاصل ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں ہی امتثال امر ہے لقولہ تعالیٰ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ

یعنے آپ کی عزت و توقیر فرض ہے۔ پھر وَتُوَقِّرُوْہُ باب تفعیل سے ہے جس کا خلاصہ مبالغہ ہے یعنے ارشاد ہوا کہ میرے حبیب قریب صلی اللہ علیہ کی توقیر و عظمت و اوصاف بڑھ کر بیان کرو دیکھو حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے صلح حدیبیہ کے صلح نامہ پر وصف رسالت پر کفار نے اعتراض کیا اور آپ نے فرمایا اے علی اس کو مٹا کر محمد بن عبد اللہ لکھ دو تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے وصف رسالت کو نہ مٹایا اور عرض کیا کہ علی یہ نہیں مٹا سکتا پس اس سے یہی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کمالیہ و معجزات کا ذکر کرنا درودوں میں نہایت پسند ہے اور کوئی شیخ کسی مرید کو بطور تواضع کے کوئی امر کرے اور ادب شیخ اس کے عدم امتثال میں ہو تو ایسا امر شیخ کا نہ ماننا چاہیئے اور شیخ کے ادب و تعظیم کے منافی ہو ورنہ وبال جان ہو گا اگرچہ حضور نے اپنے اسم شریف پر اس درود میں لفظ سیدنا کو تواضعاً نہیں فرمایا مگر اہلِ ادب سے اس کا ترک کرنا بعید ہے۔

گنگوہی صاحب دیوبندی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریف پر کہیں لفظ سیدنا نہیں بڑھایا بلکہ طہارت کو بھی اڑا دیا۔ اس کو لازم یہ تھا کہ لکھتا بے طہارت حضور کا ذکر نہ کیا جائے اور ہاں اوقات معذوری کے مستثنیٰ کر لیتا جیسے وعظ اور مولود وغیرہ مجالس میں۔ پس لفظ سیدنا کا درود خواں اپنی طرف سے بڑھا دے ہو سکتا ہے کہ بہت بڑا آدمی کسی وقت اپنی صفات کا اظہار نہ کرے تو چھوٹوں کو اپنے بزرگ کے اوصاف کا ترک کرنا اچھا نہیں تو اس کی پیروی کرنے والوں کو لازم نہیں کہ اپنے بڑے بزرگ کی بزرگی بیان نہ کریں۔ منکرین کو شرم نہیں آتی کہ سکھوں کو سردار صاحب کہنا گوارا کرتے۔ اور جن کو حق تبارک و تعالیٰ بخطاب یٰسین یعنے اے سید کے لفظ سے یاد فرماوے اور آپ خود فرماویں کہ میں اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں تو یہاں ان کو انکار دامنگیر ہے۔ حالانکہ آپ سید الرسل بھی ہیں۔ پھر آپ کی سیادت سے انکار کرنا العیاذ باللہ۔

مولانا مولوی منظور احمد صاحب اپنے رسالہ تحفہ درود کے صفحہ ۴۲ میں درود خوانی کے آداب میں فرماتے ہیں اور ادب درود سے یہ ہے۔ جن درودوں میں لفظ سلام کا نہیں، ان میں یہ لفظ زیادہ کرے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کیونکہ صلوٰۃ بغیر سلام کے نزدیک اکثر علماء کے مکروہ ہے کما قال اللّٰہ تعالیٰ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے مراد درود خوان کو لازم ہے کہ استغراق ساتھ ذکر آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن میں کرے اور دوام توجہ اوپر اتباع سنت و حصول رضامندی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر اور مدار کار کو فضل ایزدی پر رکھے۔

فقیر مسکین مؤلف غفر ذنوبہ کو ہدایت ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ آداب درود یہ ہیں ہمیشہ طاہر رہے اور بدن پاک وصاف ہو۔ اور لباس اور بستر شب خوابی و روز خوابی کا پاک ہو اور جھوٹ بولنے اور دیگر منہیات سے مجتنب رہے اور مال حلال سے روزی پیدا کرے اور جس وقت درود پڑھے اس وقت اپنے تئیں حاضر حضوری جناب رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم میں سمجھے جس طرح ہر کہ حاکم کی حضوری میں کوئی حاکم کو دعا نہایت ادب سے دیتا ہے اسی طرح پر خلوص قلب درود پڑھے۔

ایسا ہی شیخ محدث دہلوی قدس اللّٰہ سرہ العزیز نے مدارج النبوۃ میں فرمایا کہ درود خوان سمجھے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم میرا درود پڑھنا سنتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہیں اور میرے پاس ہیں، کیونکہ آپ صفت باری تعالےٰ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ سے متصف ہیں اور تفسیر فتح العزیز جلد اول میں قولہٖ تعالیٰ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم امت کے اعمال اچھے اور برے اور اخلاص و نفاق اور درجات ایمان اور عملی قصدا اور عزائم اور نیتیں سب کچھ بنور نبوت جانتے ہیں اور تفسیر مظہری میں تحت قولہ تعالیٰ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا کی تفسیر میں مواہب لدنیہ و زرقانی و انوار محمدیہ وغیرہا کتب میں بھی موجود ہے اور اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ باب التشہد میں شیخ دہلوی اور مسک الختام شرح بلوغ المرام میں نواب صدیق بھوپالوی لکھتے ہیں کہ نمازیوں کے ذوات میں حضور حاضر ہیں اور ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللّٰہ الباری شرح شفا میں لکھتے ہیں اَنَّ رُوْحَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ حاضر فی بیوت المسلمین اور ایسا ہی شیخ نور الحق اور شیخ السلام شرح بخاری باب

التشہد میں لکھتے ہیں۔ زیادہ تفصیل تفسیر نبوی اور کتاب شفاء القلوب بالصلوٰۃ علی المحبوب میں موجود ہے۔

دیوبندی حضرات جب ایسے عقیدہ کو شرک قرار دیتے ہیں اور حضور کو بشریت میں اپنے مساوی اور بھائی سمجھتے ہیں اور آپ کا مرتبہ جیسے گاؤں کا زمیندار قرار دیتے ہیں، اور لفظ سیدنا پڑھنا برا سمجھتے ہیں، ایسے گندے عقیدے والوں کا درود پڑھنا کیا کہتا ہے اور ان کو زیارت حضور کیسے ہو سکتی ہے۔ جو آپ کے بے ادب اور گستاخ اور تمام درودوں سے روکنے والے ہوں جن میں حضور کے صفات کمالیہ و معجزات مذکور ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرماتے ہوئے درودوں میں اپنے نام نامی اسم گرامی پر لفظ سیدنا کیوں نہیں فرمایا اس کی کیا وجہ حالانکہ آپ سید الرسل ہیں۔

لفظ سیدنا آپ نے تواضعاً ترک فرمایا کیوں کہ مومنوں کے لئے تواضع کرنے پر آپ مامور من اللہ تھے لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اخفض کی تفسیر تواضع ہے۔

صحابہ و تابعین و تبع تابعین وغیرہم کیوں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ بغیر لفظ سیدنا لکھتے رہے؟ وہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتے ہوئے درودوں میں زیادتی مناسب نہیں کی جاتی ورنہ پڑھنے میں لفظ مذکور پڑھنا مستحب ہے چنانچہ کتب صلوٰۃ دلائل الخیرات و حزب اعظم وغیرہا میں ہے کہ جو درود شریف آپ سے منقول ہیں وہاں تحریراً ویسا ہی رکھا مگر پڑھنے میں لفظ مذکور پڑھاتے ہیں اور دوسرے درودوں پر لفظ مذکور ہر جگہ تحریر ہے اور ایسا ہی فقہاء و محدثین و صوفیائے کرام سے چلا آیا ہے۔ بھلا جی جب حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صفت سیادت اپنے اسم شریف پر ذکر نہیں فرمائی، تو آپ کے امر کی تعمیل کیوں نہیں کرتے؟

اگر کوئی شاہنشاہ معظم و مکرم اپنا نام نہایت اختصار و تواضع و انکسار سے لیوے تو اس شاہنشاہ کے متبعین جان نثاروں کو لازم نہیں کہ اسی طرح اپنے بزرگ کو نام لے کر بلا دے۔ (اس کی مثال) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی امام دیوبندیہ اپنے خطوط اور

فتووں میں بھی اپنا نام بندہ کمترین رشید احمد وغیرہ وغیرہ لکھتا ہے توکیا اس کا نام بندہ کمترین رشید لکھنے پڑھنے اور بولانے ہیں کم سے کم فقط رشید احمد پر اکتفا کرنا بھی بے ادبی اور گستاخی سمجھتے ہیں توکیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر لفظ سیدنا بڑھانے سے عار آتی ہے۔ اور لیجیئے ہمارے شیخ حضرت جماعت علی صاحب لاثانی علی پوری مغربی صاحب مدظلہم جب آپ سے کوئی پوچھتا ہے کہ آپ کا اسم شریف کیا ہے۔ تو آپ تواضع سے اپنا مادری نام مختصر جماعت علی فرماتے ہیں، کیا آپ کے نام لیوے اہل ادب وہی اپنے ہادی کا نام فقط جماعت علی کہنا گوارا کرینگے۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت صاحب علی پوری مدظلہم کم سے کم اتنا تو کہیں گے۔

لفظ سیدنا بڑھانے پر کوئی دلیل پیش کریں۔

کتاب نسیم الریاض مطبوعہ مصر جلد ۳ صہ ۴۸۳ میں ابن ماجہ وبیہقی و دیلمی ودار قطنی سے حدیث نقل فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ ای صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ. یعنے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت اچھے صیغوں سے بھیجو حدیث مذکور کی شرح میں صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے اسم شریف پر تواضع سے لفظ سیّدنا ترک فرمایا ہے مگر دوسروں کے لئے مستحب ہے کہ لفظ مذکور بڑھائیں اور کتاب درمختار ردالمختار مطبوعہ عثمانی جلد اول صہ ۳۷ پر فرماتے ہیں الندب السیادة لان زیادة الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فہو افضل من ترکہ ذکرہ الرملی الشافعی وغیرہ وما لاتسودونی فی الصّلوة فکذب در المختار قولہ ذکرہ الرملی الشافعی ای فی شرحہ علی منہاجہا النووی ونصّہ وَاَفضل الاتیان بلفظ السیادة کما قالہ ابن ظہیرة وصرح بہ جمع وبہ افتی الشارح لان فیہ بما امرنا وزیادة الاخبار بالواقع الذی ھو ادبٌ فہو افضل من ترکہ وان تردد فی افضلیتہ الاسنوی واما حدیث لاتسیدونی فی الصّلوٰة فباطل لا اصل لہ کما قالہ بعض متاخری الحفاظ وقول الطوسی

انها مبطلة غلط الا واعتراض بان هذا مخالف لما هبنا كما مر قول
الامام من انه لو زاد في التشهد ليسن منه نعم ينبغي على هذا ان لا ذكرها
واشهد ان محمدا عبده ورسوله وانه يأتي بها مع ابراهيم علیہ السلام
نیز تواضع سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نام نامی اور اسم گرامی پر لفظ سیدنا
ارشاد درود میں نہیں فرمایا کیونکہ آپ کو ارشاد باری تعالیٰ کا کہ مومنوں کے لئے تواضع کریں۔
لقولہ تعالیٰ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور تفسیر
بیضاوی وغیرہا میں واخفض بمعنے تواضع ہے حالانکہ آپ سید الرسل وجمیع اولاد
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔
مسئلہ بشریت حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ کفار مکہ کو بصیرت نصیب نہ ہوئی۔
بنظر ظاہر دیکھتے تھے اور محض ہاتھ پاؤں اور چہرہ اعضاء دیگر اپنی مثل دیکھ کر آپ کی
فضیلت کے قائل نہ ہوئے يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ یعنے کفار
آپ کی طرف نظر کرتے ہیں مگر دیکھتے نہیں، اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے دیکھ
لیتے اور اعتقاد کرتے کہ آپ کی مثل ونظیر معدوم ہے۔ مگر منکرین ابوجہل وابولہب وغیرہ
کی آنکھ سے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابری وبرادری کا دم بھرنے لگے اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ منکرین کو شرم نہ آئی کہ جو آپ نے تواضع سے اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
فرمایا اور منکرین نے درحقیقت کفار کی مثل آپ کو اپنا مثیل سمجھ لیا کیونکہ اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
کفار کا جواب ہے۔ نہ مسلمانوں کے جواب اور قرآن کریم میں بہت سی آیات جن کا مفہوم
ہے، کہ کافر اور مومن برابر اور باہم مثل نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے مساوی
بشریت میں سمجھ کر آپ سے بشریت میں مساوات وبرابری وبرادری ثابت کر لی۔
دیکھو دیوبندیوں کی کتاب براہین قاطعہ مولفہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی
اور بڑے پیر امام الطائفہ اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان مطبوعہ فاروقی میں لکھتا ہے
”آپ ہماری بشریت میں ہم سے مساوی اور ان کا مرتبہ بھائی کا ہے۔ یا گاؤں کے زمیندار
کی مثل ہے“۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بڑے بھائی کی مثال یعنے جیسے ہارون وموسےٰ علیہما

الصلوٰة والسلام یا جیسے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما یعنے جیسے بڑے اور چھوٹے بھائی ہیں ویسے ہم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کیونکہ اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتا ہے کہ صدیق ہیں ایک جہت سے انبیاء علیہم السلام کے شاگرد اور ایک جہت سے ان کے ہم استاذ اور ان کے مقلد اور خود محقق بھی ان پر وحی باطنی در احکام تشریعی اترتے ہیں۔ پس جب ان پر وحی آئی اور احکام اترے تو آپ کے مساوی اور برادر بن گئے تو پھر درود جس طرح چاہیں ایجاد کر سکتے ہیں جیسے درود تاج و مستغاث وغیرہا کما مر غیر مرۃ منکرین نے یہ نہ سوچا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج طہرات دوسری عورتوں کے برابر و مساوی نہیں لِقَوْلِهٖ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اور حضور کی صحبت سے جب آپ کے ازواج مطہرات بے مثل و بے نظیر ہو گئیں تو منکرین کو کہاں سے مساوات حاصل ہو گئی جو اکابر صحابہ کرام کو حاصل نہ ہوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صوم وصال رکھتے دیکھ کر یہ بھی رکھنے لگے ایک اور تکلیف ہوئی تو آپ نے فرمایا ایکم مثلی تمہارے میں کون ہماری مثل ہے۔ پس اگر بشریت میں آپ منکرین کے مساوی ہوتے تو صحابہ کو ایکم مثلی نہ فرماتے۔ باوجود جانتے قولہ تعالے انا بشر مثلکم یہ دیوبندیہ وہابیوں کی حضور سے کس قدر عداوت ہے کہ کفار کی طرح بعینہٖ آپ سے مساوات اور برابری کے مدعی ہو کر اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابری اور مساوات کا عقیدہ صریح کفر ہے لقولہ تعالیٰ سورہ تغابن خدا کے منکر تو کافر بھی نہ تھے مگر حضور ہی کے دشمن تھے۔ پس یہ لوگ اُن سے بڑھ کر آگے ہو گئے کیونکہ وہ تو اول ہی سے منکر تھے اور یہ لوگ مدعی اسلام ہو کر۔

مثنوی شریف کے دفتر اول میں حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ حضور کو بشریت میں اپنے برابر سمجھنے والوں کی بابت فرماتے ہیں۔

گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر	کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد	جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد
نیک و بد در دیدہ شاں یکساں نمود	اشقیا را دیدۂ بینا نبود

ہمسری با انبیا برداشتند — اولیا را ہمچو خود پنداشتند
گفت اینک ما بشر ایشاں بشر — ما و ایشاں بستۂ خوابیم و خور
ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ — ہست فرق درمیاں بے منتہا
ہر دو یک گل خورد زنبور و نحل — لیک زیں شد نیش و زاں دیگر عسل
ہر دو گوں آہو گیاہ خوردند و آب — زیں یکے سرگین شد و زاں مشک ناب
ہر دو نے خوردند از یک آبخور — آں یکے خالی و آں پر از شکر
صد ہزاراں اینچنیں اشتباہ بیں — فرق ہفتاد سالہ راہ بیں
ایں خورد گردد پلیدی زیں جدا — واں خورد گردد ہمہ نورِ خدا
ایں خورد زاید ہمہ بخل و حسد — واں خورد زاید ہمہ عشق احد
ایں زمینِ پاک و آں شوراست و بد — ایں فرشتہ پاک آں دیو است و دد
ہر دو صورت گر بہم ماند رواست — آب تلخ و آب شیریں را صفاست
جز کہ صاحب ذوق کہ شناسد شراب — او شناسد آب خوش از شورہ آب
جز کہ صاحب ذوق کہ شناسد طعوم — شہد را ناخوردہ کے داند ز موم
سحر را با معجزہ کردہ قیاس — ہر دو را بر مکر پندارد اساس
ساحراں با موسے از استیزہ را — برگرفتہ چوں عصائے او عصا
زیں عصا تا آں عصا فرقیست ژرف — زیں عمل تا آں عمل راہ شگرف
لعنت اللہ ایں عمل را در قفا — رحمت اللہ آں عمل را در وفا

ترجمہ: پاک لوگوں کے معاملات کو اپنے اوپر قیاس مت کرو کہ جیسے وہ ہیں ویسے ہی ہم ہیں، اگرچہ لکھنے میں شیر بصورت شیر لکھا جاتا ہے۔ لیکن خاص صفات تو اپنے اپنے ہیں، اور اسی سبب سے تمام جہان بہک گیا ہے۔ بہت کم لوگ ہوئے جو ابدال حق سے واقف ہوئے حالانکہ وہ انہیں میں ملے جلے رہتے ہیں۔ بدبختوں کی آنکھوں میں بینائی اور بصارت نہ تھی۔ ان کی نظر میں اچھا اور برا ایک سا معلوم ہوا انبیا سے ہمسری اور برابری کا دعوے کیا۔ اولیاء کو مثل اپنی جانا اور کہا یہ بھی ہماری مثل بشر ہیں ہم

بھی بشر جیسے ہم کھانے پینے اور سوتے ہیں یہ بھی کھاتے پیتے سوتے ہیں. جیسا قرآن مجید میں آیا ہے نسبت پیغمبروں کے کفار کا کہا ہوا بیان فرمایا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا اب کفار کا قول وہابیہ دیوبندیہ نے اپنا عقیدہ ٹھہرایا یعنے نہیں ہو تم مگر بشر مثل ہماری طرح اور دوسری جگہ آیا ہے مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کیا ہے واسطے اس رسول کے کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے. کہ یہ اندھے برابری وہمسری کے دعوے کو مستعد ہیں. یہ خوب سوجھتا ہے اور یہ نہیں سوجھتا کہ ہم اور ان میں فرق بے انتہا ہے بھلا منکر نکیر نہیں جانتے کہ کافر اور مومن فاسق اور متقی جب برابر نہیں تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مساوات کیسی. یہ نہیں دیکھتے کہ نرٹ اور نیشکر یعنی گنا ہم رنگ ہوتے ہیں اور ایک ہی محل ہے دونوں کے خورد و نوش کا پھر کیا ہے کہ ایک میں شیرینی ہے اور ایک خالی ہے اور دو قسم کے ہرن ہوتے ہیں اور ایک ہی صورت اور ایک ہی چراگاہ میں پھر کیوں ایک سے گوبر ہوتا ہے اور دوسرے سے خالص مشک لاکھوں مثالیں ہیں جن سے ان دونوں میں باہم فرق ستر برس کی راہ کا تجھ کو معلوم ہو گا. ستر سے مراد کثرت ہے یعنی وہی ایک چیز ہوتی ہے جس کو اہل دنیا کھاتے ہیں اور اس سے پلیدی پیدا ہوتی ہے اور جو پاک لوگ کھاتے ہیں بالکل خدا کا نور ہو جاتی ہے. پھر یہ مکرر فرماتے ہیں وہی شے اہل دنیا کے کھانے سے بخل وحسد ظاہر کرتی ہے اور پاکوں کے کھانے سے نور احد کا ظاہر ہے. جیسے زمین ہوتی ہے ویسے ہی وہاں اس کی پیدائش ہوتی ہے پس لوگ مانند زمین پاک کے ہوتے ہیں نور احد ان سے ظاہر ہوتا ہے اور اہل دنیا جیسے زمین شورہ لَا يَبْغِيٰنِ مِنْهُمَا اِلَّا نَكِدًا اور وہ مثل فرشتوں کے پاک ومعصوم جیسے پانی کڑوا اور میٹھا کہ دونوں میں صفائی ہے لاجرم دونوں میں سے پانی کڑوا اور پانی میٹھا کو سوائے مزہ پہچاننے اور اہل ذوق کے اور کون پہچانے کیونکہ رنگ دونوں کا ایک ہے. اور جس میں قوت ذائقہ کی ہے اور مزہ ہر شے کا چکھا ہو وہی تو شہد اور موم کو پہچانے گا ورنہ کیا جانے شہد کیا ہے اور موم کیا ہے. معجزہ بالضم وکسر جیم عاجز کنندہ یعنے وہ بات جو نبی سے صادر ہو اور اس کو مخلوق کوئی نہ کر سکے اور جو ولی سے صادر ہو وہ کرامت ہے. پس

جادو اگرچہ بظاہر مشابہ معجزہ و کرامت ظاہر بینوں کی نظر میں ہوتا ہے مگر دونوں میں کس قدر فرق ہے پس منکرین نے سحر اور معجزہ کو برابر اور مساوی جانا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ، کہ جب حضرت موسیٰ نے ید بیضا اور عصا فرعون کو دکھایا تو ہاتھ مثل آفتاب کے بغل میں سے نکل کر چمکا ، اور عصا ایک اژدھا بزرگ ہو گیا ، فرعون کی قوم نے کہا اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ اور فرعون نے کہا اِنَّ هٰذَا لَمَکْرٌ مَّکَرْتُمُوْہُ فِی الْمَدِیْنَةِ ، پھر ساحروں نے جو دیکھا موسیٰ کا عصا اژدھا عظیم بن جاتا ہے تو خصومت اور لڑائی کے وقت میں عصا کی طرح خود بھی عصا بنا رکھے سو جادو کے زور سے رینگتے نظر میں آتے ، اور یہ نہ جانا کہ ہمارے اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں بڑا گہرا فرق ہے اور ہمارے عمل سے ان کے عمل تک ایک راہ بزرگ ہے اس عمل کے پیچھے لعنت خدا کی لگی ہوئی ہے اور اس عمل کے پورا کرنے میں رحمت خدا کی لگی ہوتی ہے ۔

یہ مسلک کفار وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ نے اختیار کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بشریت میں مماثلت و مساوات و اخوت کا اعتقاد کر کے اسلام سے خارج ہو گئے بقولہ تعالیٰ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا ، سورہ تغابن پارہ ۲۸ کفار کے پاس پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام ان کے معجزے لائے تو کفار نے کہا کیا بشر ہم کو ہدایت کرتا ہے پس کافر ہو گئے ۔

ایک گاؤں میں ایک نیک بخت آدمی نے دیوبندی مولوی کی دعوت پکائی اور کھانا کھانے کے وقت مولوی کے ساتھ ایک چمار کو بھی شریک کر دیا ایک ہی برتن شیر و برنج بھنے دودھ اور بھات ان کے آگے رکھا تو دیوبندی کو چمار کی شرکت سے سخت کراہت ہوئی کہنے لگا تم دوسرے برتن میں کھاؤ ، میں تم کو اپنے ہمراہ نہ کھانے دوں گا ، چمار نے فوراً انا بشر مثلکم پڑھ دیا اور کہا کہ تمہارا مذہب ہے ، کہ ہم بشریت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور مساوی ہیں ، کیا میں تمہاری مثل بشر نہیں ہوں تو دیوبندی نادم و شرمسار ہوا ، اور کوئی جواب نہ دے سکا ۔

اگر یہ کہا جائے مولوی رشید احمد و خلیل احمد و اشرف علی وغیرہم ابوجہل و ابو لہب ابی بن خلف وغیرہم سے بشریت میں مساوی اور برابر ہیں اور بھائی بھائی ہیں تو ایمان سے کہیئے۔ تو اپنے پیشواؤں کی تحقیر و استخفاف پر عمل کریں گے یا نہیں۔ ہاں ضرور کریں گے یہ سادہ لوح نہیں سمجھتے۔ کہ عامۃ المؤمنین سے کر آئمہ دین اور تبع تابعین و اصحابہ و انبیاء علیہم السلام و رسل و اولوالعزم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے درجے پر ہیں۔ یہ تمام درجات سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے مساوی بن گئے۔ بڑے شرم کی بات ہے پھر دیکھئے حضور کے ازواج مطہرات کو حضور سے شرف صحبت حاصل ہوا ان کی بابت حق تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اے نبی کی عورتو تم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہو۔ پس پھر کون حضور کے مثل اور مساوی ہو سکتا ہے اور مولوی وحید الزمان وہابی اور امام الطائفہ اسماعیل دہلوی و رشید و خلیل بحود عوے اخوت پر وہ آیات پیش کرتے ہیں جن میں حق تعالیٰ نے قوم نوح و ہود و صالح و شعیب وغیرہم علیہم السلام کو اخوت کفار سے برادری فرمائی ہے وہاں مفسرین لکھتے ہیں کہ ان کی باہم اخوت نسبی تھی نہ دینی جیسے ایک باپ کے چند بیٹے کچھ مشرف باسلام ہو گئے کچھ کفر پر اڑے رہے اب ان میں اخوت نسبی یعنے قومی بھائی بلائے جائیں گے نہ دینی بھائی۔ مگر کہا جائے کہ مولوی خلیل احمد و رشید و اشرف علی کو علم شیطان لعین کے علم سے کم تھا۔ تو اس کو اپنے بزرگوں کی توہین سمجھیں گے مگر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی طرف وہ نسبت کرنے کو ایمان سمجھتے ہیں۔ افسوس ان مسلمانوں پر جو آپکی توہین سنکر غیرت نہ کریں کجا جو ہرا چمار اور کجا آفتاب رسالت سخت افسوس ان بے غیرتوں پر جو ماں بہن وغیرہ عورتوں کی غیرت کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین سنکر رونگٹے تک کھڑے نہ ہوں۔ تف ایسے لوگوں پر ایسے لوگ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے محبوب پاک کی بابت ذرہ غیرت نہ کریں۔ اگر ان کی کتابوں کی عبارت نقل کرکے ان کے جوابات پورے دیئے تو ایک کتاب علیحدہ تیار ہوتی ہے۔ اور یہاں گنجائش نہیں اسی پر اکتفا کیا جاتی ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمَہْدِیِّیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط

ایک اور موضوع

زمانہ حال کے بعض مستورعی سادات وعلماء شیعوں کے ہم خیال ہوکر صحابہ کرام کی دونوں جماعتوں میں جو جنگِ جمل وصفین وغیرہ ہوا ان کے باہمی تنازع ومخالفت کو اجتہادات پر محمول نہیں کرتے جیسا کہ اہلسنت کا صحیح عقیدہ ہے اور حضرت معاویہ اور ان کے ہم خیال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنظرِ حقارت دیکھتے ہیں اور ان میں باہمی بغض وعداوت ذاتی سمجھکر قرآن وحدیث کے مقابلہ میں ردی روایات تواریخ پر رحم کر ان سے بدظن ہوکر داخلِ وعید شدید ہوتے ہیں۔ جنگِ جمل وصفین کے مقتولین کی نزع ومخالفت کو ہم ایسا سمجھیں گے جیسا کہ پہلے بزرگوں میں بتقاضائے بشریت لڑائی جھگڑے ہوئے اور ایک دوسرے کے مخالف ہوتے یہ ایک عارضی امر تھا جو بعد کچھ عرصہ کے رفع دفع ہوگیا۔ پھر صحابہ کی باہمی مخالفت کو ہمیشہ کی عداوت وبغض اعتقاد کرنا سینہ زوری اور خلاف ہے قولہ تعالٰے رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ کے لہٰذا اس نزع کو نیکی پر محمول کرنا چاہیئے ورنہ آئمہ اطہار پر دھبہ لگتا ہے۔ جیسا کہ کتاب شوائظ البرکات مطبوعہ کریمی پریس لاہور کے صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ پر لکھتے ہیں۔ اہلِ رضوان در جنگ صفین وغیرہ کے قاتل ومقتول کی بغاوت وخطا تو ہم ایسا سمجھیں گے۔ جیسا اکثر پیغمبروں اور تمام آئمہ علیہم السلام کی اولاد حسین میں کبھی ایسا کام نافرجام بمناسبت طبع بشری سرزد ہوئے ہیں تو پھر بھی ہم مسلمان ان پر بدگمان نہیں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اول یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں میں تنازع اور عناد بلکہ خون تک فساد قرآن میں عیاں ہے۔ دوم تمہاری مجالس المومنین میں ہے جو معتبر کتاب شیعہ سے ہے کہ محمد بن حنفیہ بن حضرت علی نے دعوائے اپنی امامت کا کیا اور حضرت زین العابدین کی امامت کا منکر ہوا تا کہ حجر الاسود تک نوبت پہونچی اور حجر الاسود نے امام زین العابدین کی امامت پر

شہادت بھی دی تو پھر محمد بن حنفیہ بن حضرت علی نے دعوئے اپنی امامت سے دست بردار نہ ہوئے اور عناد و فساد سے باز نہ آئے تب بھی شیعہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو معصوم جانتے ہیں اور کوئی کلمہ ترک ادب ان کی شان میں نہیں کہتے۔

سوم مختار ثقفی بھی کہ بالاجماع منکر امامت حضرت زین العابدین کا تھا جس سے اور کام بھی معصوم کے حق میں بدانجام واقع ہوئے یہاں تک کہ پسر صلبی حضرت کو جو عبداللہ نام تھا، کوفہ میں قتل کر ڈالا۔ پس دیکھو باوجود ایسے ظلم اور ستم کے شیعہ اس کی فضیلت کے قائل ہیں، جیسا تمہارے نوراللہ شوستری نے علامہ حلبی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"در حسن عقیدت او شیعہ را سخن نیست کفایت غایۃ الامر چوں بر بعضے از اعمال او اعتراض داشتند او را بذم شتم تناول نمودہ اند حضرت امام محمد باقر بر ایں معنے اطلاع یافتہ شیعہ را از تعرض مختار منع نمود کہ او کشتہ گان مارا کشت و مباح ہا فرستاد" الخ چہارم مجالس المومنین میں نوراللہ شوستری نے ابوبکر حضرمی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زید شہید امام محمد باقر کی امامت کا قطعی منکر ہوا، اور اپنی امامت کا دعوئے اس طرح کیا کہ تلوار لے کر ہم اہلبیت میں سے امام ہیں۔ جو آشکارا تلوار لیکر خروج کرے نہ وہ کہ اپنی امامت کو پوشیدہ رکھے، پس شیعہ زید شہید اور اس کی اولاد سے کچھ بدگمانی نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ سب کو واجب المحبت جانتے ہیں، پنجم امام حسن عسکری و حضرت جعفر ثانی نقی علیہ السلام آپس میں امامت کی بابت نہایت ہی دور دراز تنازعے بے اندازہ رہا علی ہذا القیاس اسی طرح تمام آئمہ علیہم السلام کی اولاد ہیں باہم دیگر عناد و فساد رہا ہے تاکہ خروج تلوار تک نوبت پہنچی جن کو یہ فتور اور بھی زیادہ دیکھنے منظور ہوں۔ وہ مجالس المومنین و کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ میں دیکھے۔ کیوں صاحب جو امام معصوم سے باغی ہوئے اور قتل تک کبھی نوبت پہنچی وہ تو آپ کے نزدیک واجب المحبت ہیں، اگر اس طرح ہم نے بھی حضرت عثمان و عمار کے قاتلان وغیرہ پر کچھ طعن نہ کیا تو کیا نقصان ہوا کیونکہ جب معصوم کے باغی مرحوم ہوئے، اُن کی بغاوت کی کیا شکایت ہے۔

فقیر کاتب الحروف عرض کرتا ہے حق تبارک و تعالیٰ نے "اہل بغاوت" کو مومن فرمایا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں جماعتوں کا اسلام مساوی رکھا اور بعد صلح و خلع خلافت باتفاق صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ خلیفۃ المؤمنین قرار پائے بلکہ حضرت امام حسین علیہ وعلے آبائہ السلام نے بھی ان کی بیعت کر لی جیسا کہ کاتب الحروف نے اپنی کتاب النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ میں اس کو ثابت کیا ہے علاوہ اس کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اور آپ کے فضائل جو کتابوں میں مذکورہ ہیں درج ہیں کب مورد طعن ہو سکتے ہیں باقی رہا آپ کا یزید پلید کو اپنا ولی عہد کرنا اگرچہ آپ سے لغزش واقع ہوئی مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی لغزشوں پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی اور دعا آپ کی مقبول ہے جن بعض صحابہ رضی اللہ عنہ سے خطائیں ہوئیں بعض پر حد شرعی بھی جاری ہوئی اگر ایسے ہی ان سے بھی خطا ہو گئی تو بمقتضائے بشریت معذور ہیں۔ اور آپ کی دعا سے امید مغفرت ہے اور آپ کا خاتمہ یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بڑا اچھا ہوا چونکہ حضرت حسین علیہ السلام کو درجہ اکبر شہادت حاصل ہونا تھا۔ نیز یہ فضیلت شہادت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال میں ہوتی تھی۔ اس لئے ان کی شہادت کے وسائط پیش آئے۔ اگر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید پلید کو ولیعہد نہ کرتے تو شہادت کیسے ہوتی۔ گویا منکرین صحابہ کو حصول شہادت مذکورہ سے درد شکم ہے۔ نیز اہلسنت والجماعت بجز ملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دوسروں کو معصوم اعتقاد نہیں کرتے۔ علاوہ شیعوں کے دیگر اولیائے کرام کے لئے حفظ الٰہی شامل حال ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ جمل و صفین کی اخبار غیب بیان فرمائی ہیں، معاذ اللہ۔

اگر کوئی صحابی مورد طعن ہوتا تو ضرور آپ اس کا نام لیکر کچھ فرما دیتے۔ مگر آپ بجز دعائے خیر کے ان کے حق میں کچھ نہیں فرمایا۔ اور شیعوں کی من گھڑت حدیثیں اور روایات وغیرہ قابل اعتبار نہیں اور جو جماعت معاویہ رضی اللہ عنہم پر شیعوں نے جو اعتراض کئے ہیں ان کے جوابات النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ سے ملاحظہ ہوں۔ وہ

کتاب فقیر کاتب الحروف سے مل سکتی ہے. پس جو شخص دو جماعت صحابہ میں بغض و عداوت دائمی نفسانی کا قائل ہو وہ شیعہ ہے اس سے پرہیز لازم ہے. دیکھو مکتوبات شریف دفتر سوئم وغیرہا میں.

الغرض اہلسنت والجماعت کا یہی اعتقاد ہے کہ کسی صحابی کا ذکر خیر بجز خیر و نیکی کے نہ کریں. کیونکہ تمام صحابہ کرام بحکم قرآن وحدیث بہشتی ہیں اور جنتیوں پر جو طعن کرے وہ خود مردود و مطعون ہے اور سادات کرام مثل کشتی نوح علیہ السلام ہیں. صحابہ مثل ستاروں کی اور سمندر میں جہاز و کشتی کو بجز ستاروں کے راہ نہیں ملتا اور حدیثوں کے مفہوم سے ثابت ہوا کہ بجز محبت و اعتقاد صحابہ کے محبت اہلبیت کرام کام نہیں آئے گی اور شیعہ عقیدہ کفر سے اسلام سے خارج ہو گئے وہ سادات سے بھی بائی کاٹ ہو گئے کیونکہ جب کوئی عضو گندہ ہو جاوے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی اور شیعہ سید کی علامت یہی ہے کہ شیعہ بجز تین چار صحابہ کے سب کو کافر و مرتد اعتقاد کرتے بلکہ کہتے ہیں وہ تین چار بھی در حقیقت مرتد تھے. ان کے عقائد فقیر کی کتاب مذکورہ بالا سے ملاحظہ ہو. پس جس نے کسی صحابی کو بنظر حقارت دیکھا تو اس نے گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت و برکت کی تحقیر کی اور اس کو آپ کی امت کے ادنے شیخ کی صحبت کے امر کے برابر نہ سمجھا کہ مرید شیخ کی صحبت سے پاک ہو جاتے ہیں صحابہ کو بجز اثر صحبت الٹا کفر و ارتداد حاصل ہوا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ.

درود شریف مستغاث

اس درود پاک کا پنجابی اشعار میں ترجمہ حضرت قصوری دائم الحضوری مولانا غلام محی الدین مجددی نقشبندی قدس سرہ نے کیا جو ہم من وعن ہدیہ قارئین کر رہے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی وَمَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّهِ الْمُجْتَبٰی اَلْمُسْرٰی بِهٖ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الثَّرٰی

سب ثنا خدا صاحب نوں جس دتی زیبائی ۔ سبھ پیغمبر اگلیاں تائیں نال حبیب صفائی

منت رکھی موٴمناں اتے بخشش کرکے بھاری ۔ نال پیغمبر خاص اپنے دے ہوگیا ہویا کاری

سیر کرایا رب نے اسنوں رات وچالی سارا ۔ عرشے ہیں تا تحت ثرا تے تک اک اکھیں پلکارا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا مَضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا بَقِیَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا خَیْرِ الْوَرٰی۔

شکر خدا دا کراں ہمیشہ ہیں شوق مشتاقی ۔ اتے نعمت گزر گئی دے اتے نعمت باقی

بہت درود سلام خدا دا اتے اوس پیغمبر ۔ جیدا نام محمدؐ ایہی سرور دھرتی ابنر

سَیِّدَ خُتُلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَنْتَ حَبِیْبُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اے بھیجے ہوئے خاص خدا دے مدح کراں میں تیری ۔ رحمت رب دی نبی امی تے مدح سنی توں میری

توں ہوگیا ہویا خاص خدا دا تیرے جیہا نہ کوئی ۔ تیرے دردا میں بھکھاری تیری چاہاں ڈھوئی

تیں ہتھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دی — بہت درود سلام تیرے تیئے اتے توں نور خدا دے

رَسُوْلٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ فَتَّاحٌ فَاتِحُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

دوہاں جہاناں دی سرداری رب دتی اس تائیں — دین اسدا رب غالب کیتا ہر ویلے ہر تھائیں

اوہ حاکم ہے حکم کنندہ نال انصاف آدانے — کھولن والا خاص خدا دا جیہے ہوئے دروانے

تیں ہتھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تیئے اسے توں نور خدا دے

اَلنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی رَسُوْلٌ سِرَاجُ الْعٰلَمِیْنَ مَحْمُوْدٌ مُطَیِّبُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اوہ پیغمبر چنگیا ہویا پیغمبر نورانی — دیوا سبھ جہاناں دا اوہ بہت کھلا پیشانی

سبھ کسیدا اوہ صلاحیا خوشبو کیتا رب دا — قول فعل سب چنگے اسدے عالی بہت نسب دا

تیں ہتھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تیئے اسے توں نور خدا دے

اَلسَّیِّدُ الْمُعَلّٰی رَسُوْلٌ نَبِیُّ الْخَافِقَیْنِ قَاسِمٌ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اوہ سردار بلند معلے پیغمبر سبھے سائیں — مشرق مغرب دا پیغمبر کیتا رب اس تائیں

ونڈن والا نعمت رب دی اوتے قدر نصیباں — بہت چنگا سبھ خلقت کولوں خاص الخاص حبیباں

تیں ہتھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تیئے اسے توں نور خدا دے

اَوْلٰی مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الذَّاکِرِیْنَ خَادِمٌ طَیِّبُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

چنگا بہتا بندیاں کولوں اوہ پیغمبر غالب — مالک دو جہان دا اوہ اصل خدا دا طالب

خدمت کرنیوالا سبھ دی ظاہر باطن پوری — خوشبو اوسدی مات کریندی عطر گلاب کستوری

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَلنَّبِیُّ الْمُزَکّٰی رَسُوْلُ تَاجُ الْحَرَمَیْنِ نَارِ طَاهِرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اوہ پیغمبر پاک مکمل ظاہر باطن پاکی — بھیجیا ہویا رب دا صاحب دا سر تے چھتر لولاکی

تاج مکے دا نال مدینے عزت بخشنہارا — بدکاری تھیں منع کریندا پاک خدا دا پیارا

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

هٰذَا سَنَا رَسُوْلٍ حَبُّ الطَّیِّبِیْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ دَاعٍ مُطَهَّرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سدھا راہ دسایا سانوں پیغمبر نے پورا — نانا ہے دو پاکاں دا اوہ حسن حسین رض ظہورا

طرف بہشت بلاونوالا دوزخ کنوں ہٹاوے — کیتا ہویا پاک خدا دا پاک ولانوں بہلاوے

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

نَبِیٌّ مُخْتَارٌ مُرْتَضٰی اِمَامٌ رَسُوْلٌ مُقْتَدَی الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِیِّیْنَ هَادٍ مُّبِیْنٌ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اوہ پیغمبر اہل تصرف ہوگیا دو ہیں جہانی — سب خلقت دا اوہ گواہاں پیغمبر لاثانی

سبھ امام ہدایت والے اُسدے پچھے چلدے — اوہ ہادی کرے بیان خدا دا کل تابع اس گل دے

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

هٰذَا سَنَا رَسُوْلٌ مَهْدِیٌّ مِنَ الضَّلَالَةِ مُهْتَدٍ مُطِیْعُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

کیتی ہے ہدایت سانوں پیغمبر نے پوری — امت اسدی اہل ہدایت گمراہی تھیں دوری

آپ ہدایت پاونوالا خاص حبیب خدا دا — ہرگز کدے نہ صادر ہویا اوتھیں فعل خطا دا

تیں بھیں چاہاں فریادرسی میں وچ حضور خدا دے   بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

حَبِیْبُنَا رَسُوْلُ مَهْدِیُّ الْاُمَّةِ وَرَسُوْلُ صَفِیُّ حُجَّةُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

دوست ساڈا دلوں بجانوں اللہ دا پیغامی   یاری دیندا امت تاں ہیں کیا خاصہ کیا عامی

پیغمبر جگیا ہویا سبھ تھیں کیا اول کیا آخر   حجت سبھ دی سبھناں اُتے کیا مومن کیا کافر

تیں بھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچ حضور خدا دے   بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

مُحَمَّدٌ مُحِبُّنَا رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ مَرْضِیٌّ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اسم مبارک پاک محمد دوست دار اساڈا   اس نام مبارک اوتوں گولوں پیو دادا پردادا

اسے اوہ پیغمبر کنندہ بہت پسند بحالی   خاص خلیفہ اوہ خدا دا دین دنی دا والی

تیں بھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچ حضور خدا دے   بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

رَسُوْلُنَا رَسُوْلٌ عَلَی الدَّوَامِ نَبِیٌّ طٰهٰ قَائِمٌ حَامِدُ
اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

پیغمبر ساڈا وڈا پیغمبر ہر دم رب دا سائل   وصف رسالت اوسنوں ثابت کدی نہ ہوندی زائل

طاہا نام مبارک اوسدا قائم وچ عبادت   حمد کنندہ خاص خدا دا ایہو اوسدی عادت

تیں بھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچ حضور خدا دے   بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَمِیْرُنَا رَسُوْلٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاصِرٌ کَلِیْمُ اللّٰهِ
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلَی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

سردار ساڈا بھیجیا ہویا خبر دہندہ ساری   نام محمد بھیجیا ہویا کرسے ہمیشہ یاری

نال خدا دسے کرسے کلاماں ہیبت ہے پردہ   ہور کسے نوں طاقت ناہیں ہیبت کولوں مردا

تیں بھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچ حضور خدا دے   بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

مُعِیْنُنَا رَسُوْلٌ وَّالسَّرَّ النَّبِیُّ الْیٰسٓ اِمَامٌ اَمِیْنٌ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

یاری کرنے والا ساڈا پیغمبر سبے کیان — موتی خالص خبر دہندہ نانواو سدا الیٰسین
روز قیامت اگے لگے سبھ خلقت اوس پچھے — خاص امانت دار خدا دا ہور نہ کو اوس جیسے
یتس تھیں چاہاں فریادرسی میں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

مُصَدِّقُنَا رَسُوْلٌ وَّحَبِیْبٌ نَبِیٌّ مُّزَمِّلٌ بَیَانٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

سچا کرنے والا ساڈا پیغمبر تے پیارا — خبر دہندہ نانو مزمل ظاہر کرنے بارا
بھیجیا ہویا خاص خدا دا جو کو اسنوں منّے — چھٹے دوہاں جہاناں اندر بیڑا اگس بنّے
یتس تھیں چاہاں فریادرسی میں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

شَاهِدُنَا رَسُوْلٌ وَّنَبِیٌّ مُّدَّثِّرٌ قُرْاٰنٌ نُوْرُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

سامنے ساڈے دلاں دے اندر ہر ویلے ہر تھانو — بھیجیا ہویا خبر دہندہ مدثر اوسدا نانو
اوسدے اتے نازل کیتا اللہ نے قرآن — نور خدا دا ظاہر باطن میں اوسنوں قربان
یتس تھیں چاہاں فریادرسی میں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

مُذَکِّرُنَا رَسُوْلٌ مُّعَطِّرُ الرُّوْحِ بَارٌّ جَوَادُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

یاد کرانوالا ساڈا بھیجیا ہویا سچا — جو اوس نال ایمان نہ لیاوے اوہ احمق ہے کچا
خوشبو کرنے والا روحاں نیکو کار قدیمی — بخشش کرنیوالا رب دا [illegible] طرف کہیں

سُلْطَانُ الْاَنْبِيَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْفُرْقَانِ مَكِّيٌّ شُكُوْرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اوہ سلطان تمام نبیاں سارے تابع اوسدے | جو کر حکم نہ منن اوسدا اسدے راہوں گھسدے
فرقان ہویا ہے نازل اِسنے مکہ اوسدا جم | شکر گزار خدا صاحب دا ایہو اوسدا کم
تیں تھیں چاہاں فریادرسی میں وچہ حضور خدا دے | بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اِمَامُ الْاَتْقِيَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْكَوْثَرِ مَدَنِيٌّ مُنِيْرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

پرہیز گاراں دا اوہ اگواہاں اگے چلن والا | پیغمبر مالک حوض کوثر دا وچہ عرصات اوجالا
ہجرت کیتی مکے کولوں آیا وچہ مدینے | روشن کیتا دین خدا دا جیسے وانگ نگینے
تیں تھیں چاہاں فریادرسی میں وچہ حضور خدا دے | بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

سِرَاجُ الْاَوْلِيَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اِبْنُ اَبْطَحِيٌّ قَرِيْبُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

جو کل دوست خدا صاحب دا ایہناں دا دیوا | اوہ پیغمبر سبہ تھیں وڈا سبہ کوئی اوسدا کھیوا
بیشک ہوسی اوہو مالک مکرر روز جزا دا | مکے وچہ اوہ پیدا ہویا خاص کریم خدا دا
تیں تھیں چاہاں فریادرسی میں وچہ حضور خدا دے | بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

بُرْهَانُ الْاَصْفِيَاءِ رَسُوْلُ سَيِّدُ الْقَوْمِ عَرَبِيٌّ يَتِيْمُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اوہ دلیل چنگیاں ہویا ندی جنہاں دی یاری | قوم قریشیاں دے وچہ اوسنوں رب دتی سرداری
وچہ عرب دے ظاہر ہویا عرب عجم دا سائیں | مونی خاص خدا صاحب دا مدح اوسدی سبہ جائیں

تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

شَفِیْعُنَا رَسُوْلُ مَجْرَاهُ الْمَهْدِیِّ قُرَیْشِیٌّ شَهِیْدُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

اوہ شفاعت کرے اساڈی پیغمبر آگاہی
راہ اوسدا آرام وہندہ جیکو ٹرے راہی
ذات قریشی سبھ تھیں اوچا کوئی نہ اوسدا ثانی
اوہ خاص گواہ خدا صاحب داوا اتم صدق نشانی
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اِمَامُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزِیْنَةُ الْاَنْبِیَاءِ رَسُوْلُ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ حِجَازِیٌّ نَذِیْرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

اوہ امام ایمان والیاں دا کل جواناں پیراں
سبھ پیغمبراں دی اوہ زینت خدمتگار فقیراں
ملک حجاز عرب دے اندر ظاہر ہویا نوری
خاص ڈرانوالا رب دا کفاراں نوں دوری
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

خَتَمُ الْاَنْبِیَاءِ رَسُوْلُ مَاحِ الْكُفْرِ وَالْبِدْعَةِ مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

ختم نبیاں شاہ سبھیاں پیغمبر سب جگدا
دور کنندہ کفر شرک نوں دوزخ اوس تھیں بھگدا
نام مبارک پاک محمد عبداللہ دا بیٹا
نانک دادک ہکو جیہے جینگا تانا پیٹا
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

صَادِقُنَا رَسُوْلٌ مُرْسَلٌ مُتَوَسِّطٌ رَحِیْمُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

سچا ساڈا اوہ پیغمبر بھیجیا ہویا ربدا
رتبے بندیاں وچہ وچولا چنگا بہت سبب دا
رب صاحب نے آپ بنایا رحمت کرنوالا
دوہیں جہانیں اوسدی رحمت منکر دا منہ کالا

تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے　　بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

سَیِّدُنَا رَسُوْلٌ مُسْتَغِیْثٌ مُقْتَصِدٌ حَلِیْمُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

سردار اساڈا اوہ پیغمبر کل عالم دی ساوی　　چاہے مدد خدا صاحب تھیں مو فریادی وادی
ہر کم وچہ میانہ تر دا لائق مدح ثنا دا　　کدیں نہ ڈاہڈا گھاٹا کیتا خاص حلیم خدا دا
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے　　بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ اَنْتَ حَقٌّ مُنِیْبُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

مدد کر توں ساڈے تائیں آہیں فریادی تیرے　　توں پیغمبر جن بشر دا ادو ویں تیرے چہرے
توں پیغمبر سچا ساڈا سچا تیرا دین　　دسیاں تساڈا طرف خدا دی ہر وقت ہر ہمیں
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے　　بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

وَاَعِظْنَا رَسُوْلٌ وَرَسُوْلِہٖ الْمُجْتَبٰی اَوَّلٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وعظ کنندہ ساڈے تائیں اوہ پیغمبر اکمل　　اتے بھیجیا ہویا چکیا ہویا سبہ خلقت تھیں اول
اوہ ہے خاص خدا صاحب دا وچہ حیات مماتی　　اوس دے نال محبت ذاتی ہوراں نال صفاتی
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے　　بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَکْرِمْنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الشَّرِیْعَۃِ اٰخِرٌ عَزِیْزُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کرم کنندہ ساڈے تائیں اوہ پیغمبر نوری　　مالک شرح شریعت دا اوہ سبہ گل اسدی پوری
پچھیکڑ سبہ پیغمبراں کولوں دنیا وچہ ظہورا　　خاص عزیز خدا صاحب دا ہر کم وچہ اوہ پورا
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے　　بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَھْلُ التَّقْوٰی رَسُوْلٌ صَاحِبُ الطَّرِیْقَۃِ شِفَاءٌ فَصِیْحُ اللّٰہِ ط
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صاحب تقویٰ اوہ پیغمبر مالک راہ خدا دا — جو کر ترد او سدے راہ وچہ ہوندا اہل صفا دا
ظاہر باطن مرضاں کو لوں اوہ سبب شفا دا — بولی خوب فصاحت والی اوہ فصیح خدا دا
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَمَنَّا بِكَ اَنْتَ نَبِيُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْحَقِيْقَةِ مُضِرِيٌّ بَشِيْرُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

ایمان آندا ہیں نال تساڈے توں پیغمبر میرا — پیغمبر صاحب کسب کمالی وچہ حقیقت ڈیرا
وچہ اولاد مضر دی تیموں رب دی مشہوری — خاص بشارت دیونوالا مومن نوں مغفوری
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اِمَامُ الْرُّسُلِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمَعْرِفَةِ بُرْهَانٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

سب امتاں دا اوہ اگواں اوسدے پچھے سارے — اوہ پیغمبر تابع اوسدے دوہیں جہانیں تارے
رکھو اہل پچھان خدا دا سبھناں تھیں اوہ کامل — خاص دلیل ہے رحمت رب دی فضل الٰہی شامل
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

بَشِيْرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّةِ طَاهِرٌ كَرِيْمُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

وڈا ساڈا اوہ پیغمبر مالک اٹھ بہشتاں — اول داخل امت کرسی کیا سوہنے کیا نشاناں
دین اوسدا رب غالب کیتا سبھناں دنیاں اتے — خاص کلام کنندہ رب دا منکر اوسدے کتے
تیں تھیں چاہاں فریادرسی ہیں وچہ حضور خدا دے — بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

سَنَدُ الْعَاصِيْنَ رَسُوْلٌ صَاحِبُ جَهَنَّمَ سُلْطَانٌ بُهَامِيٌّ مُؤْمِنُ اللّٰهِ ط اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

تکیہ گاہ گنہگاراں دا اوہ پیغمبر عالی
مالک دوزخ دا رب کیتا جنگی اوسدی والی

اوہ سلطان تہامی والا مومن خاص خدا دا
ملک عرب وا نا تو تہا توں مکہ شہر صفا دا

تاں بھیں چاہاں فریاد رسی میں وچ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

نَقِيْبُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الصِّرَاطِ مُبَلِّغٌ عَاقِبٌ، اللّٰهِ
الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

بہت سیانا ساڈا حضرت پیغمبر دانائی
مالک پلصراط قیامت امت پار لنگھائی

سبھ احکام خدا صاحب دے امت نوں پہنچائے
پچھے آدم لا سبھ تھیں وڈے منصب پائے

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

وَلِيُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ بَاطِنٌ خَلِيْلُ اللّٰهِ
الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

دوست ساڈا اوہ پیغمبر کفروں شرک ہٹاوے
مالک اصل شفاعت والا اوہ امت نوں بخشاوے

چھپے ہوتے بھیت اونہاندے کسے نہ پائے سارے
دوست خدا صاحب دا آہاں پیوا دستوں واری

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

شَهِيْدٌ عَوَامِنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ التَّاجِ مُحَلِّلٌ بِاِذْنِ
اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

اوہ گواہ سبھناں دا ہوسی روز قیامت بھاری
ایماناں دی گواہی دیکے کرسی پار اتارے

تاج عزت دا اوسدے سر تے نال اجازت والی
امت کارن چنگیاں چیزاں کیتیاں آپ حلالی

تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

وَمِنَ النَّارِ مُخَلِّصُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِحْرَابِ

حَاشِرُ نَبِیُّ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

دوزخ کنوں چھڈاون والا پیغمبر نورانی
وچہ محراب نماز گزارے امت دی آسانی
روز حشر دے اوہوا اٹھے سب خلقت تھیں اگے
اوہ پیغمبر خاص خدا دا سب کو پچھے لگے
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَفْضَلُ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ مَحْبُوْبُنَا رَسُوْلُ
صَاحِبُ الْمِنْبَرِ خَطِیْبُ رَحْمَۃِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ
اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

چنگا بہت نبیاں کولوں صدیقاں دی ٹولوں
دوست ساڈا بھیجیا ہو یا رب صاحب دے کولوں
منبر پاک منبر اتے خطبہ پڑھنے والا
خطبہ رحمت رب دا پڑھدا نال آواز اعلیٰ
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

مُبَشِّرُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْبَیْتِ عَامِرُ کَعْبَۃِ اللّٰہِ
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

خوشخبری دیون والا سانوں نال دیدار الٰہی
باغ بہشتاں حور قصوراں نعمت نا متناہی
پیغمبر صاحب خانہ کعبہ کعبے دی آبادی
رب نے کعبہ قبلہ کیتا پیغمبر دی شادی
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

اَکْبَرُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ عَالِمُ غَنِیُّ اللّٰہِ
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وڈا بہت پیغمبر ساڈا وڈا اس دا راج
رب صاحب نے اوسنوں دتا عرش اتے معراج
علم تمامی اول آخر رب بخشش فرمائی
بے پرواہ خدا نے کیتا حاجت رہی نہ کائی
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی میں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْاِجْتِہَادِ مُسْتَقِیْمٌ مُکَرَّمٌ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.

وچہ زمانے آخر کیتا رب نے اوہ پیغمبر کوشش کر کے دین ودھایا کیتے جو بت ابتر
کفاراں بتیں بدلے لیتے حکم الہیٰ آیا بہت تعظیم دتی رب اوہنوں اوسدا دین ودھایا
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچہ حضور خدا دے بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

وَفِی الدِّیْنِ صَادِقُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْقِیٰمَۃِ نَاطِقٌ شَفِیْعُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وچہ دین خدا دے سچا ساڈا پیغمبر خوش ڈھبدا مالک روز قیامت دا نائب کامل رب دا
بولنوالا روز قیامت ہور نہ کوئی بولے کرے شفاعت سب کیندی کیا خاصے کیا گھٹے
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچہ حضور خدا دے بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

مُشَفَّعٌ الْاُمَّۃِ یُعِیْنُنَا بِالشَّفَاعَۃِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ النُّبُوَّۃِ مُحَرَّمٌ نَبِیُّ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

مقبول شفاعت امت والا اوہ امت کجے چھلا ہاری کرے اساڈی تیاں نال شفاعت ہاتے
اوس پیغمبر بریاں چیزاں کیتیاں کل حراماں خاص پیغمبر رب صاحب دا بہت درود سلاماں
تیں تھیں چاہاں فریاد رسی ہیں وچہ حضور خدا دے بہت درود سلام تیرے تے اے توں نور خدا دے

وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ سَابِقُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الدَّارَیْنِ حَرِیْصٌ رَءُوْفُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اوہ پیغمبر رحمت والا اگے اس دا نور پیغمبر مالک دوہاں جہاناں دشمن اوسدا چور
حرص گھنیری ایماں اتے کو آنے ایماں نال مومن دے بہتی رحمت شفقت تے احسان.

سَيِّدُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَاهٍ نَبِيُّنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ النِّعْمَةِ هَاشِمِيٌّ
كَرَامَةُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۞

اوہ سید سرور انسان بشر دا منع کرے بد کاری
پیغمبر ساڈا بھیجیا ہویا صاحب نعمت بھاری
ہاشم دی اولاد اوہ حضرت اشرف کل اشرافاں
بخشش خاص خدا صاحب یا ہنگ ہاں اوہ ساڈی
تیں بیکس ہاں فریاد رسی ہیں وچہ حضور خدا دے
بہت درود سلام تیرے تے اے نوں نور خدا دے

مُقَرِّبُنَا رَسُوْلٌ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ
صَلٰوةٍ وَّسَلَامٍ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیڑے کرنے والا سانوں پیغمبر رحمانی
طرف بہشت اتھا خدا دے نال وجہ احسانی
لکھ ہزار درود سلاماں اوتے اوس پیغمبر
جسنوں گھلیا رب صاحب نے وچہ دہر تی اندر
آل اتے اصحاباں اتے لکھ ہزار درود
حرمت آل اصحاب تمامی حاصل سبہ مقصود

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اَبَا بَكْرِنِ التَّقِيَّ وَعُمَرَ النَّقِيَّ وَعُثْمَانَ الزَّكِيَّ
وَعَلِيَّنِ الرَّضِيَّ اَسَدَ اللّٰهِ الْمُرْتَضٰى وَعَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةَ
وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَالْحَسَنِ الرِّضٰى
وَحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ الْمُجْتَبٰى وَشُهَدَاءَ الْكَرْبَلَاءِ وَالتَّعْدَ
وَالسَّعِيْدَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ
وَاَبَا عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ الْعَشَرَةَ وَالْمُبَشَّرِيْنَ وَسَائِرَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞ اٰمِيْنَ ۔

بار خدایا بخشش کریں حضرت بو بکر نوں
اوہ جو آہا صاحب تقوے دوجا پاک عمر نوں
تیجا حضرت عثمان تائیں اوہ نال ایمانی
چوتھا شیر خدا دا غالب علی وفادا بانی
بخش الہی فاطمہ زہرا نال خدیجہ کبرے
حضرت عائشہ صدیقہ تائیں اوہ جو ہی بہی عظمے
ورتے بخش امام حسن صاحبنوں اوہ پسند خدا دا
ورتے بخش امام حسین صاحبنوں اوہ شہید رضا دا

کربلا دے جنگل اندر جو کری ہویا شہید — یارب بخشیں سبہناں تائیں رحمت نال مزید
سعد سعید دوہانوں بخشیں طلحہ نال زبیر — عبد الرحمان بن عوف نوں بخشیں تا جیسے آدس غیر
وت بخش ابو عبیدہ تائیں جدا ہیو جراح — دس اصحابی قطع بہشتی وچہ حدیث صحاح
باقی دے اصحاباں تائیں بخشیں میرے سائیں — کل خلفا ہدایت والی روز قیامت تائیں
یارب بخش نیں عاجز تائیں ماپیو تے استاد — پیر مرشد تے کل مشائخ جو کل اہل ارشاد
سبہ مومن مسلماناں تائیں مرداں عورتاں تائیں — نال بنیدے روز قیامت بیڑا پار لنگھائیں
باراں سے تے سٹھ دوا تے ہجری آیا سال — جاں شرح شریف درود حضوری کیتی رب کمال
شہر فیروز پور دے اندر شروع ہویا ایہہ کم — دستی وچہ حبیب دالیدی کیتا رب نے تم
جو کو پڑھے پڑھاوے اسنوں کرے دعا ایمان — اندر حق اس راضی آسی راضی رب رحمان
نام غلام محی الدین اس عاصی دا آہ — مولد وچہ قصور دے لیکن مدفن خبر نہ کاہ
اللہ کرے مدینے ہووے یا ہووے وچہ مکے — یا ہووے بغداد دے وچہ تن ٹھکانے پکے
جتھے ہووے تتھے ہووے ہووے نال ایمان — دو ہیں جہانیں پردے ڈھکے رحمت نال غفران
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آخر اسدے آیا — مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی علیہ پچھے آکھ سنایا۔

تمام شد شرح درود مستغاث شریف من تصنیف عارف نوری مولانا وہادنیا و مرشدنا قطب وقت شمس العلماء والفضلا واکمل الکملا و حضرت مولانا مولوی جناب میاں صاحب قصوری قدس سرہ العزیز مرحوم و مغفور رحمت اللہ تعالیٰ علیہ۔

ترجمہ درود تاج شریف نظم پنجابی از مؤلف رسالہ ہذا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؀

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

ربا بھیج درود ساڈے سرور مولے اتے — ذاتی اسم شریف محمد لوگ جگائے ستے

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ

صاحب تاج معراج براقے خاص نشاناں والا — قحط وبا طاعون مٹائے دور کرے دکھ پالا

اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

لکھیا ہویا نام جنہاندا بہت بلند اوچاواں — نقش ہویا وچ لوح قلم دے اسم شریف سوہاواں

سَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

سرور سید عرب عجم دا تے کل اولاد آدم دے — مرسل نامی نبی تمامی تابع او سدے دم دے

جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ

جسم مبارک پاک معطر آلائش تھیں خالی — منور اتے مطہر سو بیت حرم دا والی

شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ

الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ

سورج خاص ہدایت والا فضلوں رب چمکایا — وچہ ظلمات تھیں یاں دے اس چن نور گھنڈ آیا

سب تھیں اعلیٰ ایسا اس دی منزل دور دوراڈی — نور ہدایت والا ہویا پشت پناہ اساڈی

کالیاں راتیں وچ رب انہاں نوں لیا چمکایا — نور نظر ہر بندے ہے سبدا کوئی لگ نہ آیا۔

حَبِيْبِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

صاحب حسن جمال نہایت سوہنے تھیں سوہنا — امت نوں بخشاون والا بادہ نامی من موہناں

بخشش دا دریا کہاوے صاحب بحر کرم دا — اندے تھاں پاون نعمت ہر سر کردا

وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ

ہر ویری دے ویروں رب اوس رکھدا او بچایا — جبرائیل خادم درگاہ دے رسول اللہ دا آیا۔

براق نورانی مرکب تے اوہ چڑھ کے سیر سدھایا — معراجے دا سفر مبارک پلکے وچہ مکایا۔

وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ

وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ

سدرہ ہویا مقام انہاںدا عجب مکان ٹکانا — قاب قوسین دے الاقرب اوس ہویا وصل ربانا

جو مطلب مقصود آہا سو حاضر ہویا فضل تھیں — مالک جی دے گنج اسراروں واقف ہے کل تھیں

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ

الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةَ الْعَاشِقِیْنَ

سیّد سرور کل رسولاں نبیاں ختم کننده ۔ جو دعوے کرے نبوت لبد اوس ہے موذی گندا

حامی سیاہ کاراں دا کرے شفاعت او گنہاراں ۔ انس محبت نال غریباں مسکیناں ناداراں

رحمت کرن دو ہاں جہاناں دریا جود و کرم دے ۔ عاشقاں دی ہے عین خوشی اوہ صاحب واقع غم دے

مُرَادُ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسُ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ

مِصْبَاحُ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰکِیْنَ

مشتاقاں دی اصل مراد اوہ سورج اہل عرفاناں ۔ مقرب اہل سلوک سند امصباح سراج رباناں

دوست دار فقیر غریباں، مسکیناں، محتاجاں ۔ بدل رحمت، کانگ فضلدی مینہ اوسدے سب لا جاں

سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا

فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ

وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَمَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ

سرور جناں تے انساناں نبی دوہاں حرماں دے ۔ امام دو قبلیاں اتے وسیلہ دو جگ وچہ اساں دے

قاب قوسین تقرب والا اوہ سوہنا متوالا ۔ دو مشرق دو مغرب دے رب دا محبوب نرالا

حسنین دو اکھیاں دی ٹھنڈک دا اوہ نانا پاک گرامی ۔ مولیٰ ساڈے تے جناں انساناں دے نامی

الْمُتَجَلِّیْ بِتَجَلِّیَتَیْنِ الَّذِیْ قَالَ لَهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ یَا نُوْرَ

نُوْرِیْ وَیَا سِرَّ سِرِّیْ وَیَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِیْ

دوہاں تجلیاں نال تجلی اوہ سرور ذیشاناں ۔ رب فرمائیں نور میرے دیا اے سر اسلطاناں

بھیتاں میریاں دے اتوں بھیتی سر میرے اسراروں ۔ خزانیاں میریاں عرفانی دا اتوں واقف ہر کاروں

اَنْضَیْتُ مُلْکِیْ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ وَالَّذِیْ قَالَ

لَهُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ مِنْ لَّدُنِ الْعَرْشِ

ملک اپنا سب سونپیا تینوں خاص تصرف تا ۔ باجھ تساڈے سبھوں کوئی شے کسے ملدی منا

اِلٰی تَحْتِ الْاَرْضِیْنَ کُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَآئِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ

رِضَاءَكَ یَا مُحَمَّدُ اَبِی الْفَاطِمَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

نُوْرٌ مُّحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

عرشوں تحت مبرا تک ساری جو مخلوق ہماری ۔۔۔ رضا میری سب طلبن تے میں طلب رضا تمہاری

باپ خاتون قیامت سندا سرور خلق سبھی دا ۔۔۔ نور مبارک نور خدا دیوں او سدا بجان لئی دا

سردار ساڈے سر در سوہنے عبداللہ گھر جاتے ۔۔۔ اس سوہنے دی مثل نہ پتر مائی کسے نہ جائے

نور دا بہانہ نور خدا دیوں پک یقین مناواں ۔۔۔ درود سلام پڑھو ہمیشہ قوا دسیا ادہ پر نہت سماواں

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ

بے حساب درود سلاماں آل سنے صحاباں ۔۔۔ بھی جس تاج درود بنایا سن کلی اصحاباں

اس درود شریف اندر ہو بہو صفت رسول ﷺ ہاندی ۔۔۔ منکر دا دل سنکے سڑدا غضب خدا سر جاندے

یارب صلوائی نوں صفت کنندیاں وچ اٹھائیں

روز حشر دسے منکر او سدے دوزخ پان سزائیں